اقلیتوں کے حقوق پر
چند اہم دستاویز

بموقع

دوروزہ سمینار

حقوق انسانی - اقلیتوں کے حقوق کے خصوصی تناظر میں

۲۳-۲۴/اپریل ۲۰۱۱ء

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

۱۶۱-ایف، جوگابائی، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

فون:011-26981779, 26983728

Email:ifa@vsnl.net

فہرست موضوعات

صفحہ نمبر	عنوانات
۳	۱-انسانی حقوق کا عالمی منشور
۱۱	۲-اسلام میں انسانی حقوق پر قاہرہ اعلامیہ
۲۱	۳-انسانی حقوق کا عالمی اسلامی منشور
۴۲	۴-قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی عوام کے حقوق کا اعلامیہ
۶۰	۵-فریم ورک کنونشن برائے تحفظ قومی اقلیات

انسانی حقوق کا عالمی منشور

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسے اپنے ریزولیوشن نمبر 217-A (III)، ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ کے ذریعہ منظور کیا اور اعلامیہ جاری کیا:

تمہید:

کیونکہ دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد تمام بنی نوع انسان کے فطری وقار، مساوی اور ناقابل تفریق حقوق پر قائم ہے۔

کیونکہ انسانی حقوق کی عدم پاسداری اور بے حرمتی کے سبب ایسے وحشیانہ افعال عمل میں آئے ہیں جنہوں نے انسانی ضمیر کو مجروح کیا ہے، اور ایک ایسی دنیا کے وجود میں آنے سے مانع ہے جس میں انسان کو اظہار رائے اور عقیدہ کی آزادی، اسی طرح خوف اور احتیاج سے نجات کو عامۃ الناس کی سب سے بڑی آرزو قرار دیا گیا ہے۔

کیونکہ اگر انسان کو اس حد تک مجبور نہ کیا جائے کہ وہ ظلم و جبر کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے پر مجبور ہو، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی حکمرانی کے ذریعہ تحفظ عطا کیا جائے۔

کیونکہ یہ لازمی ہے کہ اقوام عالم کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار کئے جائیں۔

کیونکہ اقوام متحدہ کے افراد نے اس منشور میں انسانوں کے بنیادی حقوق، انسانوں کے وقار اور حیثیت، عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق میں اپنے یقین و اعتماد کا اعادہ کیا ہے،

اور معاشرتی بہبودی اور وسیع پیمانہ پر بہتر معیار زندگی فراہم کرنے کا پختہ ارادہ کیا ہے۔

کیونکہ اقوام متحدہ کے ارکان نے اقوام متحدہ کے تعاون سے عالمی پیمانہ پر ایک دوسرے کے احترام کو فروغ دینے، انسانی حقوق پر عمل کرنے اور بنیادی آزادی کے حصول کا عہد کیا ہے۔

کیونکہ اس عہد کو کامل طور پر بروئے کار لانے کے لئے انسانی حقوق اور آزادی کی بابت ایک عمومی تفہیم سب سے زیادہ ضروری بات ہے۔ لہٰذا:

جنرل اسمبلی:

اس عالمی حقوق انسانی منشور کو تمام افراد اور اقوام کے لئے ایک عمومی معیار کے طور پر جاری کرتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ سماج کا ہر فرد اور ہر ممبر اس منشور کو مستقل طور پر اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے تعلیم وتدریس کے ذریعہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ان حقوق اور آزادیوں کے احترام کے جذبہ کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے مسلسل اقدامات کرتا رہے گا۔ تا کہ عالمی طور پر انہیں موثر تسلیم کیا جائے اور عمل کیا جائے، وہ اقوام بھی جو اس عالمی ادارے کی ممبر ہیں اس پر عمل کریں اور ان اقوام کے افراد بھی جو ان ممالک کے دائرہ اثر میں رہتے ہیں۔

دفعہ ۱: تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور اپنے حقوق اور وقار کے اعتبار سے سب یکساں ہیں۔ انہیں قدرت نے عقل وشعور سے نوازا ہے، لہٰذا انہیں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ جذبہ سے پیش آنا چاہئے۔

دفعہ ۲: ہر فرد کو اس منشور میں بیان کئے گئے تمام حقوق اور آزادیوں کا استحقاق حاصل ہے، اس سلسلے میں کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا خواہ وہ کسی رنگ، نسل، جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دیگر خیالات، قومی یا سماجی تعلق یا جائداد، خاندان (پیدائش) یا اسی قسم کی دیگر حیثیتوں پر مبنی ہو۔

علاوہ ازیں سیاسی، سیاسی اقتدار، یا کسی ایسے ملک یا علاقہ کو جہاں سے کسی فرد کا تعلق ہو، بین الاقوامی حیثیت حاصل ہونے کے بعد کوئی امتیاز نہیں برتا جائیگا، خواہ یہ ملک آزاد ہو، زیر اقتدار ہو خود اختیار حکومت کا حامل نہ ہو، یا کسی اقتدار کی دیگر پابندیوں کے ماتحت ہو۔

دفعہ ۳: ہر فرد کو زندگی اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۴: کسی شخص کو غلامی یا محکومی میں نہیں رکھا جا سکتا، غلامی اور غلاموں کی تجارت خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو ممنوع ہے۔

دفعہ ۵: کسی بھی شخص کو تعذیب کا، ظلم کا، غیر انسانی یا تحقیر آمیز سلوک یا سزا کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

دفعہ ۶: ہر فرد کو ہر جگہ قانون کے روبرو اپنے حقوق کو تسلیم کرانے کا حق ہوگا۔

دفعہ ۷: قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے مساوی طور پر قانونی تحفظ کا استحقاق رکھتے ہیں۔ اس منشور کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اگر کسی سے کوئی امتیاز برتا جاتا ہے یا ایسے امتیاز پر ابھارا جاتا ہے تو ایسے افراد کو مساوی سطح پر تحفظ کا حق ہوگا۔

دفعہ ۸: ہر شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر اس کے ان حقوق کو پامال کیا جائے جو قانون یا دستور کے تحت اسے حاصل ہیں تو وہ اس کے خلاف کسی با اختیار ادارہ میں استغاثہ کرے۔

دفعہ ۹: کسی بھی شخص کو یکطرفہ کارروائی کے ذریعہ گرفتار، محبوس یا جلاوطن نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ ۱۰: ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے حقوق کی تعیین اور وضاحت کے لئے کسی آزاد اور با اختیار ٹریبونل کے روبرو استغاثہ کرے، اور اگر اس پر کوئی مجرمانہ الزام عائد کیا گیا ہو تو اس کی بابت بھی چارہ جوئی کرے۔

دفعہ ۱۱: اگر کسی شخص کو کسی قابل تعزیر جرم میں ماخوذ کیا گیا ہو تو اسے اس وقت تک بے قصور سمجھا

جائے گا جب تک کہ کسی عدالت میں کھلے طور پر اس کے مقدمہ کی سماعت نہ ہو جس میں اسے اپنے دفاع کے جملہ حقوق و مراعات حاصل ہوں۔

کسی بھی شخص کو کسی ایسے قابل تعزیر جرم کا مرتکب قرار نہیں دیا جائے گا جو قومی یا بین الاقوامی قانون کے تحت تعزیر کے دائرہ میں نہیں آتا جس وقت اس جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا، اور نہ اس جرم کے لئے اس سے زیادہ سزا دی جاسکتی ہے جو اس کے ارتکاب کے وقت نافذ تھی۔

دفعہ ۱۲: کسی شخص کی نجی، خانگی، گھریلو یا مراسلاتی معاملات میں یک طرفہ طور پر مداخلت نہیں کی جائیگی، نہ اس کی عزت یا حیثیت عرفی پر حملہ کیا جائے گا، ہر شخص کو اس قسم کی مداخلت یا حملہ کے خلاف قانونی تحفظ حاصل کرنے کا حق ہے۔

دفعہ ۱۳: ہر شخص کو اپنے ملک میں کسی بھی جگہ رہائش یا نقل و حرکت کا حق حاصل ہے۔

ہر شخص کو کسی بھی ملک بشمول اپنے وطن کو چھوڑنے اور پھر واپس آنے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۱۴: ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی یا دیگر بنیاد پر ستائے جانے سے بچنے کے لئے کسی دوسرے ملک میں پناہ حاصل کرے۔

تاہم اس پر کسی جائز مقدمہ میں عدالتی کارروائی جو کسی سیاسی جرم یا اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کی خلاف ورزی کی پاداش میں ہو، چلائی جائے۔

دفعہ ۱۵: ہر شخص کو قومیت کا حق حاصل ہے، کسی بھی شخص کو نہ اس کی قومیت سے یکطرفہ طور پر محروم کیا جائے گا، نہ اسے قومیت تبدیل کرنے سے روکا جائے گا۔

دفعہ ۱۶: بالغ مرد اور عورتوں کو بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب، شادی کرنے اور خاندان کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے، انہیں شادی کرنے، شادی شدہ زندگی گذارنے

اور طلاق دینے کا مساوی حق حاصل ہے۔

شادی مرد اور عورت دونوں کی آزادانہ مرضی کے تحت ہی عمل میں آئے گی۔

خاندان (فیملی) کسی معاشرہ کا فطری اور بنیادی حصہ ہے اور اسے معاشرہ اور ریاست سے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ:۱۷ ہر شخص کو انفرادی طور پر یا دوسروں کی شرکت میں جائداد رکھنے کا حق حاصل ہے، کسی شخص کو یکطرفہ طور پر اس کی جائداد سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ۱۸: ہر شخص کو اپنے ضمیر، مذہب، عقیدہ اور خیالات کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں اپنے مذہب اور عقیدہ کو تبدیل کرنے نیز اسے انفرادی طور پر یا اپنے فرقہ میں دوسروں کے ساتھ، عوامی طور پر یا نجی طور پر اپنے مذہب اور عقیدے کا اظہار کرنے، اس کی تبلیغ واشاعت، عبادت اور شعائر پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۱۹: ہر شخص کو اپنی رائے قائم کرنے اور اس کا اظہار کرنے کا حق حاصل ہے، اس میں بغیر مداخلت بے جا کے اپنی رائے قائم کرنے، اطلاع طلب کرنے یا فراہم کرنے اور کسی بھی ذرائع سے اپنے خیالات کو بغیر کسی پابندی کے دوسروں تک پہنچانے کا حق بھی شامل ہے۔

دفعہ ۲۰: ہر شخص کو پرامن طور پر اجتماع کرنے اور ایسوسی ایشن بنانے کا حق حاصل ہے، کسی شخص کو کسی ایسوسی ایشن (تنظیم) سے وابستگی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ۲۱: ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں شرکت کا حق حاصل ہے، یہ شرکت براہ راست یا اپنے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔

ہر شخص کو ملک میں عوامی خدمات تک رسائی کا مساوی حق حاصل ہے۔

عوام کی مرضی ہی حکومت کی بنیاد ہوگی۔ عوام کی مرضی کا اظہار وقفہ وقفہ سے آزادانہ

مساوی حق رائے دہندگی، خفیہ ووٹنگ یا مساوی آزادانہ حق رائے دہندگی کے ذریعہ ظاہر کی جائے گی۔

دفعہ ۲۲: ہر شخص کو معاشرہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے سماجی تحفظ کا حق حاصل ہے، یہ حق قومی جدوجہد، بین الاقوامی تعاون اور ہر ریاست کی تنظیمی ذرائع ووسائل کے ذریعہ حاصل ہوسکتا ہے، اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق، اس کے وقار اور اس کی شخصیت کے فروغ کے لئے لازمی ہیں۔

دفعہ ۲۳: ہر شخص کو روزگار کا حق حاصل ہے، اسے اپنی مرضی کا روزگار حاصل کرنے، روزگار کی منصفانہ اور اپنے موافق شرائط حاصل کرنے اور بے روزگاری سے تحفظ کا حق بھی حاصل ہے۔

ہر شخص کو بلا امتیاز یکساں کام کے لئے یکساں تنخواہ کا حق حاصل ہے۔

ہر شخص کو جو برسر روزگار ہے اسے معقول معاوضہ اپنے اور اپنے خاندان کے لئے حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، ایک ایسی زندگی کے لئے جو انسانی وقار کے مطابق ہو، اور اگر ممکن ہو تو دیگر ذرائع سے بھی معاونت فراہم کرے۔

ہر شخص کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹریڈ یونین بنانے اور اس میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۲۴: ہر شخص اس کا مستحق ہے کہ اسے فرصت اور آرام کا موقع ملے، اس میں کام کے اوقات کی معقول انداز میں تحدید، چھٹیاں اور چھٹیوں کے دوران تنخواہ حاصل کرنے کا حق بھی شامل ہے۔

دفعہ ۲۵: ہر شخص کو ایک ایسے معیار زندگی کا حق حاصل ہے جو اس کی صحت اور اس کے اہل خاندان کی صحت و عافیت کے لئے مناسب اور ضروری ہو، اس میں کھانا، پینا، کپڑا،

مکان، طبی سہولیات اور ضروری معاشرتی خدمات اور بے روزگار ہوجانے پر معاشی تحفظ کا حق بھی شامل ہے، نیز بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا اور معاشی تنگی جو ایسے حالات سے پیدا ہوتی ہو جو اس کے قبضہ سے باہر ہیں، اس کے تحت آتے ہیں۔ ماں اور بچہ کو خصوصی تعاون اور توجہ مطلوب ہوتی ہے۔ تمام بچے جو شادی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہوں یا اس کے بغیر، سب کو مساوی سماجی تحفظ حاصل ہوگا۔

دفعہ ۲۶: ہر شخص کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے، تعلیم مفت ہوگی، کم از کم پرائمری یا ابتدائی سطح تک، ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی، تکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم عمومی طور پر مہیا کرائی جائیگی، اعلیٰ تعلیم تک بھی سب کی رسائی ہونی چاہئے جو صلاحیت کی بنیاد پر ہو۔

تعلیم کا مقصد انسان کی مجموعی شخصیت کا سدھار اور فروغ ہے، نیز انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کا شعور اور احساس کو بھی فروغ دیا جانا چاہئے، اس سے اقوام میں رنگ ونسل و مذہب کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملے گا اور اقوام متحدہ کے امن قائم رکھنے کے مقاصد کو تقویت ملے گی۔

والدین کو اس کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دینا چاہتے ہیں اس کا انتخاب کریں۔

دفعہ ۲۷: ہر شخص کو اپنے فرقہ کی ثقافتی سرگرمیوں میں آزادانہ شرکت کا حق حاصل ہے، وہ آرٹ اور سائنس کے ذریعہ حاصل ہونے والی سہولیات سے بھی فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے۔

ہر شخص آرٹ، سائنس یا ادب جو اس نے تخلیق یا ایجاد کیا ہو، اس سے متعلق اپنے مفاد کے تحفظ کا حقدار ہے۔

دفعہ ۲۸: ہر شخص کو ایک ایسے سماجی اور بین الاقوامی نظم کا حق حاصل ہے جس میں وہ حقوق و مراعات کامل طور پر حاصل ہوں جن کا اس منشور میں ذکر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۹: ہر شخص کی اپنے معاشرہ سے متعلق ذمہ داریاں ہیں جن کی ادائیگی کے بغیر اس کی شخصیت کا کامل اور آزادانہ فروغ ممکن نہیں ہے۔

ان حقوق ومراعات کے حصول کے لئے ہر شخص کو ان قوانین کا پابند ہونا پڑے گا جو اس مقصد کے لئے وضع کئے گئے ہیں جن میں دوسروں کے حقوق ومراعات وتسلیم کرنا، انصاف، اخلاقی تقاضوں کی بجا آوری، عوامی نظم اور ایک جمہوری معاشرہ میں عمومی بہبود بھی اس میں شامل ہے۔

ان حقوق ومراعات کے حصول کے لئے اقوام متحدہ کے اصول ومقاصد کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی۔

دفعہ ۳۰: اس منشور کی مندرجات کا مفہوم اس انداز سے بیان نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ریاست، جماعت یا فرد اس کا سہارا لے کر ایسے افعال کا مرتکب ہو جو ان حقوق ومراعات کی بربادی کا سبب بنیں جو اس منشور میں درج کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

اسلام میں انسانی حقوق پر قاہرہ اعلامیہ

۵ اگست ۱۹۹۰ء کو قاہرہ میں منعقد وزرائے خارجہ کی انیسویں اسلامک کانفرنس میں اعلامیہ منظور کر کے جاری کیا گیا۔

تنظیم اسلامی کانفرنس (OIC) کے ممبر ممالک!

امت اسلامیہ کے تاریخی وتہذیبی کردار کی پرزور تائید جسے اللہ تبارک وتعالی نے بہترین امت بنایا ہے اور اس امت نے انسانیت کو عالمی اور متوازن تہذیب سے روشناس کرایا جس تہذیب کی بنیاد دنیاوی اور اخروی زندگی کے مابین یقین اور علم پر مشتمل ہے اور اس امت نے مختلف رسم و رواج اور نظریات کے مابین الجھے اور پریشان حال لوگوں کی صحیح رہنمائی کی اور اس مادہ پرستانہ تہذیب کے گوناگوں مسائل کا حل پیش کیا۔

انسانی حقوق کو یقینی بنانے کے لئے بنی نوع انسان کی کوششوں میں تعاون کرنے کی دلچسپی اور کسی بھی آدمی کو استحصال اور تکالیف سے محفوظ رکھنا اور شریعت اسلامیہ کے مطابق آدمی کی آزادی وحق اور باعزت زندگی کو یقینی بنانا۔

مادہ پرستانہ علوم تہذیب کے ترقی یافتہ دور میں پہنچی ہوئی انسانیت اور ضلالت وگمراہی کے اندوہناک وادی میں بھٹکے ہوئے لوگوں کی صحیح رہنمائی اور انہیں ان کے حقوق کے صحیح استعمال کے لئے بیداری کو یقینی بنانا۔

اور اس بات کا یقین کرنا کہ مذہب اسلام میں دنیاوی آزادی اور بنیادی حقوق اس کا جزء لاینفک ہے، اور کسی کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو مکمل طور

پر خارج کردے یا اس کی خلاف ورزی کرے یا احکام ربانی کے ان پختہ اصولوں کونظر انداز کردے جن کا انکشاف خدا کی آخری کتاب میں کیا گیا ہے، اور خدا نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ اپنے آخری اور مکمل پیغام کو بھیجا تا کہ انسانیت عبادات کی بجا آوری کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے، ان احکامات اور طریقوں کے خلاف کرنا بہت بڑا گناہ ہے، امت کا ہر ہر فرد اور مجموعی امت ان احکامات پر عمل درآمد کر کے اپنی نجات کو یقینی بنائے۔

۱- دستاویز: اوپر بیان کردہ اصولوں کی روداد:

الف: پوری انسانیت ایک خاندان کی مانند ہے جس کے ارکان خدا کی اطاعت اور آدم کی اولاد ہونے کی بنیاد پر ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں، معاشرہ کا ہر شخص بنیادی انسانی اعزاز، فرائض اور ذمہ داری کے اعتبار سے بغیر کسی رنگ ونسل، زبان وجنسیت، مذہبی عقائد، سیاسی الحاق، سماجی مرتبہ اور دیگر نظریات کی بنیاد پر بغیر کسی امتیاز وتفریق کے برابر ہیں، اسلام انسانیت کو عزت وشرف کے درجہ کمال پر پہنچانے کی ضمانت لیتا ہے۔

ب-تمام انسانیت خدا کی رعایا ہے، خدا کے نزدیک اس کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو انسانیت کو فائدہ پہنچائے، اور کسی بھی انسان کو صرف تقوی اور اعمال حسنہ کی بنیاد پر فوقیت حاصل ہوگا۔

۲-دستاویز:

الف-زندگی خدا کا عطیہ ہے اور تمام انسانیت کو زندگی کے حقوق کی ضمانت حاصل ہے، ہر فرد واحد ومعاشرہ اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ان حقوق کی پامالی سے حفاظت کرے، بغیر کسی شرعی جواز کے کسی کی جان لینا سخت ممنوع ہے۔

ب-انسانیت کو کچلنے اور نسل کشی کے لئے کسی بھی طرح کے وسائل کو اختیار کرنا قطعاً

ممنوع ہے۔

ج-خدائی منشا کے مطابق حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی زندگی کا تحفظ شریعت کے تناظر میں ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔

د-جسمانی اذیت سے تحفظ ایک یقینی حق ہے، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس تحفظ کو یقینی بنائے، اور بغیر کسی شرعی دلیل کے ان قوانین کی عہد شکنی کرنا سخت ممنوع ہے۔

۳-دستاویز:

الف-جنگ اور طاقت کے استعمال کے وقت کسی بھی بوڑھے شخص، عورت، بچے اور ان لوگوں کو جو جنگ میں حصہ نہ لیں انہیں قتل کرنا ایک سخت جرم ہے۔ مجروحین اور بیمار اشخاص کو طبی سہولیات حاصل ہوں گی، جنگی قیدیوں کو کھانا، کپڑا اور رہنے کی جگہ بھی مہیا کرائی جائے گی، مردہ شخص کے جسم کا مثلہ کرنا سخت ممنوع ہے، جنگی قیدیوں کا تبادلہ اور جنگ کی وجہ سے بکھرے ہوئے خاندانوں کے لئے ملاقات کا موقع فراہم کرنا ایک اہم ذمہ داری ہے۔

ب-درختوں کو کاٹنا، کھیتیوں اور مویشیوں کو نقصان پہنچانا، دشمن کے علاقہ میں شہری بلڈنگ وعمارت کو بم یا دیگر آلات کے ذریعہ تباہ وبرباد کرنا سخت ممنوع ہے۔

۴-دستاویز:

تمام انسانوں کو ان کی زندگی میں اور موت کے بعد ان کے ناموں کا احترام اور ان کی عزت کے تحفظ کا حق حاصل ہے، معاشرہ اور ریاست ان کی لاش اور ان کے جائے تدفین کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

۵-دستاویز:

الف-خاندان معاشرہ کی بنیاد ہے اور شادی خاندان کو تشکیل دینے کا ایک عملی نمونہ

ہے، ہر مرد وعورت کو شادی کرنے کا حق حاصل ہے اور انہیں رنگ ونسل وقومیت کی بنیاد پر ان حقوق سے متمتع ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا ہے۔

ب-معاشرہ اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ شادی میں آنے والی تمام رکاوٹ کو دور کر کے شادی کی کارروائی کو آسان بنائے اور خاندان کے تحفظ و بقاو خوشحالی کو یقینی بنائے۔

۶-دستاویز:

الف-انسانی عزت وشرف میں عورت مرد کے برابر ہے اور اسے زندگی سے لطف اندوز ہونے اور اپنی ذمہ داری کو بروئے کار لانے کا مکمل حق حاصل ہے، وہ اپنی شہری انفرادیت اور معاشی خودمختاری اور اپنے نام ونسب کا مکمل حق رکھتی ہے۔

ب-شوہر فیملی کی خوشحالی وکفالت کا ذمہ دار ہے۔

۷-دستاویز:

الف-پیدائش کے وقت سے ہی ہر بچہ کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ والدین، معاشرہ اور ریاست بچے کی مناسب دیکھ بھال، تعلیم، آسائش وآرام، حفظان صحت اور اخلاقیات پر مکمل توجہ دیں۔جنین اور ماں کو خاص تحفظ وتوجہ کا حق حاصل ہوگا۔

ب-والدین یا ولی کو اپنی پسند کے مطابق بچے کے تعلیمی کورس کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔اس انتخاب میں والدین کو بچے کا شوق، مستقبل، اخلاقی اقدار اور شریعت کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

۸-دستاویز:

الف-ہر انسان کو اس کے فرائض و ذمہ داری کے تئیں جو قانونی حق دیا گیا ہے اسے اختیار کرنے کا پورا پورا قانونی صلاحیت کے مطابق لطف اندوز ہونے کا حق حاصل ہے، اور اگر

اس کی یہ صلاحیت ختم ہوجائے یا کمزور ہوجائے تو والدین کو اس کی نمائندگی کا حق حاصل ہوگا۔

۹-دستاویز:

الف-طلب علم فرض اور ایک اہم ذمہ داری ہے، اور معاشرہ وریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمی حصول کے ذرائع کو مہیا کرائیں، ریاست مطلوبہ تعلیمی طریقہ ووسائل کو مہیا کرانے کی یقین دہانی کرے اور معاشرہ کے رجحان کے مطابق تعلیمی تنوع کی ضمانت دے، اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی خاطر لوگوں کو اس لائق بنائے کہ وہ مذہب اسلام اور دنیا کی حقیقت سے روشناس ہوسکیں۔

ب-تمام انسانوں کو مختلف تعلیمی اداروں سے دنیاوی اور دینی تعلیم کے حصول کا حق حاصل ہے؛ تاکہ وہ اس کے حصول کے بعد مناسب انداز میں اپنی شخصیت کو پروان چڑھاسکیں اور اس طرح وہ خدا پر اپنے یقین کو مضبوط کرکے اپنے ہر طرح کے حقوق وفرائض وذمہ داری کا دفاع کرسکتے ہیں۔

۱۰-دستاویز:

یقیناً اسلام ایک صحیح دین فطرت ہے، کسی بھی آدمی کی مجبوری کا فائدہ اٹھانا، غربت کی بنیاد پر اس کا استحصال کرنا، اور اگر کوئی اسے دوسرا مذہب قبول کرنے یا الحاد پر مجبور کرے تو سے نظر انداز کرنا سخت ممنوع ہے۔

۱۱-دستاویز:

الف-تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور کسی کو بھی انسان کو غلام بنانے یا اس کی تذلیل کرنے یا اس پر ظلم وزیادتی واستحصال کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور اسلام میں خدائے

واحد کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی پرستش کی اجازت نہیں ہے۔

ب-کسی بھی طرح کا استعمار جو کہ غلامی کی مذموم شکل ہے سخت ممنوع ہے، استعماریت سے پریشان حال لوگوں کو اپنی آزادی اور اپنے قضیہ میں خودمختاری کا مکمل حق حاصل ہے، یہ تمام لوگوں اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ استعماریت سے جوجھ رہے لوگوں کی کوششوں میں مکمل تعاون کرے اور ہر طرح کے استعمار کا خاتمہ کرے، اور ہر ریاست وفرد کو اپنی ذاتی شناخت، دولت اور قدرتی وسائل کو تصرف میں لانے کا مکمل حق حاصل ہے۔

۱۲-دستاویز:

ہر آدمی کو شرعی دائرہ کے مطابق کسی بھی جگہ آنے جانے، یا پھر ملک یا بیرون ملک اپنی رہائش کی جگہ کا انتخاب کرنے کا مکمل اختیار و حق حاصل ہے، اور اگر کسی شخص کو کسی بنیاد پر بے جا آزار پہنچایا جارہا ہو تو اسے نقل مکانی کا حق حاصل ہے، جس ملک میں مہاجرین پناہ لیں گے اس ملک کی حکومت مہاجروں کے جان و مال کے تحفظ کی ضامن ہوگی تا آنکہ مہاجرین اپنے وطن پہنچ جائیں۔

۱۳-دستاویز:

ہر باصلاحیت و بے عیب شخص کام کا حق رکھتا ہے جس کی ذمہ داری معاشرہ وریاست کے سر جاتی ہے، ہر شخص کو اپنی پسند وخواہش کے مطابق کام کے انتخاب کا اختیار حاصل ہے، ملازم کو ہر طرح کا تحفظ وامان اور سماجی ضمانت حاصل ہے، ملازم کو اس کی صلاحیت کے بقدر ہی کام دیا جائے گا، اس کا استحصال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اسے کسی ایسے کام پر مجبور کیا جائے گا جو کہ اس کے بس میں نہ ہو، ملازمین کو بغیر کسی مرد وعورت کی تفریق کے وقت متعینہ پر انہیں ان کے کام کی اجرت دی جائے گی، اسی طرح انہیں رعایتی رقم، چھٹیاں اور اپنے کام کے مطابق ترقی بھی

حاصل ہوگی، ساتھ ساتھ اس کا بھی مطالبہ ہوگا کہ وہ اپنا کام یکسوئی و انہماک اور نہایت محتاط طریقہ سے کریں، اگر ملازمین یا مزدور کسی معاملہ پر ناراض ہوجائیں تو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس جھگڑے کو اپنی مداخلت سے حل کرے، شکوہ وشکایت کو ختم کر کے حق بات کو واضح کرے اور بغیر کسی تعصب کے انصاف نافذ کرے۔

۱۴- دستاویز:

ہر فرد کو بغیر کسی تسلط، فریب کاری، اور بغیر کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچائے جائز و درست دولت وثروت کمانے کا حق حاصل ہے، اور ربا ہر حالت میں ممنوع ہے۔

۱۵- دستاویز:

ہر شخص کو قانونی و جائز طریقہ سے خود کو یا کسی دوسرے شخص یا معاشرہ کو نقصان پہنچائے بغیر اپنی ذاتی ملکیت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے اور اس ذاتی ملکیت پر اسے مکمل مالکانہ استحقاق حاصل ہے، ریاست کو عوامی فائدہ کے علاوہ اور بروقت مناسب عوض کی ادائیگی کے علاوہ کسی شخص کی املاک کو ضبطی میں لینے کی قطعی اجازت نہیں ہے، قانون کے متعین کردہ دفعات کے علاوہ کسی کے املاک کو ضبط کرنا سخت ممنوع ہے۔

۱۶- دستاویز:

ہر شخص کو اپنے علم وادب وفن کاری، اور میکانیاتی علوم کے فروغ سے لطف اندوز ہونے کا مکمل حق حاصل ہے اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بروئے کار لانے اور وسائل کے استعمال کا حق حاصل ہے اور انہیں اس طرح کے وسائل مہیا کرانا شرعی اصول کے متضاد بھی نہیں ہے۔

۱۷- دستاویز:

الف- ہر شخص کو ایک صاف ستھری و پاکیزہ فضا جو کہ برائی، اور اخلاقی گراوٹ سے پاک ہو اس میں سانس لینے و زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، ایسی فضا جو اس کی ذاتی ترقی کو پروان چڑھائے اور اس طرح کے حقوق کو مہیا کرانا معاشرہ اور ریاست کی لازمی ذمہ داری ہے۔

ب- ہر شخص کو طبی و سماجی توجہ کا حق حاصل ہے، معاشرہ اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی خصوصیات کے مطابق اپنے موجودہ وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں یہ سہولیات مہیا کرائے۔

ج- ریاست ہر شخص کی ذاتی زندگی کے حق کو یقینی بنائے اور وہ لوگ جو اپنی کفالت خود نہ کر سکتے ہوں ان کے لئے کپڑا، مکان، کھانا، تعلیم، طبی سہولیات اور دیگر بنیادی ضرورتوں کے حصول کے طریقوں کو ممکن بنائے۔

۱۸- دستاویز:

الف- ہر شخص کو اس کے مذہب، اس کی خودمختاری، عزت و شرف اور جائداد کا بذات خود تحفظ کا حق حاصل ہے۔

ب- ہر شخص کو اپنے تعلقات و جائداد کے بارے میں اپنے گھر میں، اپنی فیملی کے بیچ، اپنے ذاتی معاملات کو بیرونی مداخلت کے بغیر حل کرنے کا مکمل حق حاصل ہے، اس کے خلاف تاک جھانک کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے، اور نہ ہی اسے کڑی نگرانی میں رکھنے یا اس کے نام پر بٹہ لگانے کی کسی کو اجازت ہے، ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ دوسرے اشخاص کو اس کے ذاتی معاملات میں بغیر کسی واقفیت کے دخل اندازی سے روکے۔

ج- ہر شخص کا ذاتی گھر ہر حالت میں قابل احترام ہے، گھر کے مکین کی اجازت کے

بغیر کسی بھی غیر قانونی طریقہ سے کسی کو گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی اس گھر کو منہدم کیا جائے گا، نہ ہی قرقی کی جائے گی اور نہ ہی مکین کو بے دخل کیا جائے گا۔

۱۹- دستاویز:

الف: حاکم ومحکوم میں تفریق کے بغیر ہر فرد قانون کی نظر میں برابر ہے۔
ب- ہر شخص کو انصاف کے لئے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔
ج- ہر شخص اپنی ذمہ داری کے تئیں جوابدہ ہے۔
د- شریعت کی بیان کردہ تفصیلات کے علاوہ کوئی بھی چیز جرم، یا سزا نہیں سمجھی جائے گی۔
ج- جب تک کسی شخص کا جرم منصفانہ عدالتی کارروائی سے ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک اسے معصوم سمجھا جائے گا اور اسے ہر طرح کے دفاع کا حق حاصل ہوگا۔

۲۰- دستاویز:

بغیر کسی قانونی وجوہات کے کسی شخص کو قید کرنے یا اس کی آزادی کو سلب کرنے یا اسے جلاوطن کرنے اور سزا دینے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے، اور نہ ہی اس پر جسمانی، نفسیاتی تشدد اور تذلیل روا رکھنے کی اجازت ہے، اس کی جان اور صحت کو خطرہ میں ڈال کر بغیر اس کی اجازت کے اس پر طبی اور سائنٹفک تجربات کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

۲۱- دستاویز:

کسی بھی مقصد اور ارادہ کی خاطر کسی شخص کو یرغمال بنانا سخت ممنوع ہے۔

۲۲- دستاویز:

الف- ہر شخص کو شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے آزادانہ طور پر اپنی رائے اور سوچ

کے اظہار کا حق حاصل ہے۔

ب- بلاشبہ خبریں معاشرہ کے لئے انتہائی اہم ہیں مگر ان کا غلط استعمال کسی کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے یا نبیوں کی بے حرمتی کے لئے کرنا ایک واضح خلاف ورزی ہے، ان کا غلط استعمال اخلاقی اقدار کی بنیادوں کو کھوکھلا اور معاشرہ کو نقصان اور اجزاء میں تقسیم کر دیتا ہے۔

ج- کسی بھی شخص کو قومیت یا عقائد کی بنیاد پر نفرت پھیلانے یا کسی بھی طرح کے نسلی اختلافات کو بھڑکانے اور شہہ دینے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

۲۳- دستاویز:

ہر شخص کو بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے ملک کے عوامی معاملات کے نظم و ترتیب میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے، اور عوامی انتظامی کارروائی کو شریعت کے مطابق یقینی بنانے میں اسے مکمل اختیار حاصل ہے۔

۲۴- دستاویز:

اس مسودہ میں بیان کردہ ہر قسم کی آزادی اور حقوق اسلامی شریعت کا موضوع بحث ہے۔

۲۵- دستاویز:

اس مسودہ کے کسی بھی جز کی وضاحت وتشریح کے لئے فقط شریعت اسلامی ہی منبع ومرجع ہے۔

☆☆☆

انسانی حقوق کا عالمی اسلامی منشور

پیش لفظ:

چودہ سو سال قبل اسلام نے انسانیت کو انسانی حقوق کا کامل قانونی ضابطہ دیا، ان حقوق کا مقصد انسانیت کو عزت و شرف عطا کرنا اور ظلم و جبر، استحصال اور ناانصافی کو دور کرنا ہے۔

اسلام میں انسانی حقوق کے ٹھوس و مستحکم ہونے کی بنیاد اس کے متبعین کا ایک خدا پر یقین ہے، اور یہ کہ اللہ ہی قانون بنانے والا اور تمام انسانی حقوق کا سرچشمہ ہے، نہ کوئی حاکم وقت، مجلس قانون ساز یا اختیاری ادارہ اللہ کے بنائے ہوئے قانون میں تخفیف و ترمیم کر سکتا ہے اور نہ خود صاحب حق ہی اس سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

مجموعی طور پر اسلام میں انسانی حقوق کی حیثیت ایک جزء لاینفک کی ہے۔ تمام مسلم حکومتوں اور معاشرہ کے ہر طبقہ کی لازمی ذمہ داری ہے کہ ان مطالبات کو ان کے دائرے میں نافذ کریں۔

یہ عجب اتفاق ہے کہ دنیا کے اکثر ممالک میں انسانی حقوق کو بلاخوف وخطر پیروں تلے روندا جارہا ہے جن میں مسلم ممالک بھی شامل ہیں، اس طرح کی خلاف ورزی بہت ہی تشویشناک معاملہ ہے، اور ہمارے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سلسلہ میں بیدار کریں۔

میں خلوص نیت کے ساتھ اس بات کی امید کرتا ہوں کہ انسانی حقوق کا یہ مسودہ مسلمانوں کو ایک مضبوط قوت محرکہ عطا کرے گا کہ وہ مضبوطی و ثابت قدمی اور دلیری کے ساتھ خدا

کے عطا کردہ حقوق کے تحفظ و بقا کے لئے تیار ہو جائیں/کھڑے ہو جائیں۔

اسلامک کونسل کی جانب سے حقوق انسانی کے سلسلہ میں یہ دوسری اساسی دستاویز ہے جو کہ اسلامک دور کے پندرہویں صدی کو نشان زد کرتا ہے، پہلا عالمی اسلامک مسودہ آپ ﷺ اور آپ کے پیغامات کے تعلق سے عالمی کانفرنس لندن ۱۲/اپریل تا ۱۵/اپریل ۱۹۸۰ میں اعلان کیا گیا تھا۔

انسانی حقوق کے عالمی اسلامک مسودہ کی بنیاد قرآن وحدیث ہے اور ممتاز مسلم دانشوروں کے ذریعہ ترتیب دیا گیا ہے جو کہ اسلامی افکار وخیالات کے ماہرین اور ترجمان ہیں۔ اللہ ان کی کوششوں کا انہیں بہتر بدل عطا فرمائے اور ہماری صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرے۔

Paris 21 Dhul Qaidah 1401 Salem Azzam 19

September 1981 Secretary General

يا أيها الناس إنا خلقنكم من ذكر وأنثى و جعلنكم شعوباً و قبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقاكم إن الله عليم خبير (سورۂ حجرات ۴۹:۱۳)۔

(اے لوگوں! بیشک میں نے تم کو ایک مرد وعورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قبیلوں اور گروہوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بیشک تم میں اللہ کے نزدیک سب سے باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے، بے شک اللہ تمام چیزوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے باخبر ہے)۔

تمہید:

قدیم زمانے سے لوگوں کی خواہشات ایک ایسی منظّم دنیا کے لئے ہے جہاں لوگ زندگی گزار سکتے ہوں، ترقی کر سکتے ہوں، اور ایسی فضا میں پھل پھول سکتے ہوں، جہاں نہ خوف ہو، نہ ظلم وجبر ہو، نہ استحصال ہو اور نہ ہی محرومی ہو، جس کی آج تک تکمیل نہیں ہو پائی ہے۔

جبکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سنت میں انسانی ادارہ اور تعلقات کو قائم کرنے اور اس کو صحیح طور سے چلانے کے لئے قانونی فرمانبرداری اور اخلاقی ڈھانچہ پیش کیا ہے۔

چونکہ انسانی حقوق کو خدائی قانون کے ذریعہ نافذ کرنے کا مقصد انسانوں کو عزت و شرف عطا کرنا اور ظلم و جبر و ناانصافی کو خارج کرنا ہے۔

چونکہ ان حقوق میں خدائی سرچشمہ کی خوبی اور صداقت کی وجہ کر نہ ہی ان میں کوئی ترمیم کی جاسکتی ہے اور نہ ہی منسوخ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی اختیاری ادارہ اور انجمن و مجلسوں کے ذریعہ نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ ادارے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کئے جاسکتے ہیں۔

لہٰذا ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں:

الف: اللہ مہربان اور رحیم ہے، وہی خالق ہے، سہارا دینے والا ہے، مقتدر ہے، اور تنہا انسانوں کی اور تمام قانونی سرچشموں کی رہنمائی کرنے والا ہے۔

ب- انسانی شکل میں خلیفہ کی پیدائش اسی لئے ہوئی ہے کہ روئے زمین پر وہ خدائی مرضیات کا نفاذ کرے۔

ج- خدائی رہنمائی کے افکار انبیاء کے ذریعہ لائے گئے جن کا مقصد خدا کے اس آخری آفاقی پیغام کی ہمہ گیریت کی دریافت تھا جسے آپ ﷺ انسانیت کے لئے لے کر آئے۔

د- خدا کے بتائے ہوئے ہدایت کے راستہ سے ہٹ کر اگر کوئی شخص اپنی عقل کی بنیاد پر کوئی ہدایت تلاش کرتا ہے تو نہ ہی وہ کوشش انسانی حق میں مفید ہوسکتی ہے اور نہ ہی انسانی روح کو وہ روحانی غذا مہیا کراسکتا ہے، ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ اسلامی تعلیمات خدائی ہدایت کو اس کے صحیح اور آخری شکل میں لب لباب کے طور پر پیش کرتا ہے، ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے اور معاشرہ کے اعلی اور باعزت لوگوں کو خدا کا وہ انعام یاد دلانا چاہئے جو انہیں عطا کیا گیا ہے۔

ح-تمام انسانیت کو اسلامی پیغام کی دعوت دینا۔

و- یہ ہمارا خدا کے ساتھ بہت ہی قدیم اقرار نامہ ہے کہ ہم اپنے فرائض اور ذمہ داری کو اپنے حقوق کے اوپر ترجیح دیں گے، اور ہم میں سے ہر ایک کی لازمی ذمہ داری اسلامی تعلیمات کو پھیلانا،قول وعمل اور تمام صحیح راستوں کے ذریعہ انہیں مؤثر بنانا، اپنے اردگرد سماج میں بھی نہ کہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں۔

ز-اور اسلامی نظم ونسق کا قیام ہماری ذمہ داری ہے۔

۱-جہاں تمام انسانیت میں مساوات قائم کیا جائے گا، نہ کوئی خصوصی اعزاز سے لطف اندوز ہوگا اور نہ ناموافق صورتحال یا رنگ ونسل ،قبیلہ وزبان کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیاز برتا جائے گا۔

۲-جہاں تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں۔

۳-جہاں غلامی اور مزدوروں کے ساتھ سختی غلط سمجھا جاتا ہو۔

۴-جہاں ایسے حالات تیار کئے جائیں گے کہ خاندانی نظم ونسق کو اس کی صحیح شکل میں قائم کیا جائے اور سماجی زندگی کی بنیاد پر ان کی عزت اور حفاظت کی جائے۔

۵-جہاں قانون کی نظر میں حاکم ومحکوم کے ساتھ یکساں معاملہ ہو۔

۶-جہاں صرف قانونی ہدایات کی موافقت کی بنیاد پر فرمانبرداری کی جائے۔

۷-جہاں تمام دنیاوی طاقت قانون کے ذریعہ بیان کردہ حدود کو بجالانے اور قانون کا منظور شدہ طریقہ اور اس کو اولیت دینے کی بنیاد پر مقدس سمجھی جائیں گی۔

۸-جہاں تمام اقتصادی وسائل کو جو انسان کو عطا کئے گئے ہیں، خدائی انعام سمجھ کر اس کی صحیح تقسیم عمل میں آئے تاکہ تمام انسانیت قرآن وحدیث میں بیان کردہ قانون واقدار کے مطابق لطف اندوز ہوسکے۔

۹- جہاں تمام عوامی امور کا فیصلہ اور بندوبست کیا جائے اور جو اختیارات عوام الناس پر حکومت کرنے کے لئے حاصل کئے جائیں وہ شورائی فیصلہ کے بعد ہوں، اور اس شورائی نظام کو چلانے میں ایسے پڑھے لکھے قابل اہل ایمان ہوں جو کوئی بھی فیصلہ لینے میں عوامی بھلائی اور قانون کی اہمیت کو مدنظر رکھیں۔

۱۰- جہاں ہر انسان اپنی ذاتی صلاحیت کی بنیاد پر مناسب ذمہ داری لے گا اور اپنے اس عمل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

۱۱- جہاں ہر انسان کو قانون کے مطابق صحیح اصلاحی طریقہ کی یقین دہانی کرائی جائے گی اگر اس سے اس کے حقوق کی خلاف ورزی ہو جائے۔

۱۲- جہاں کوئی بھی اپنے قانونی حق سے محروم نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ قانونی اختیار اور دائرہ عمل اس بات کی اجازت دے۔

۱۳- اگر کوئی شخص معاشرہ یا اس کے کسی فرد کے خلاف جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو ہر فرد اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ اس کے خلاف قانونی پیش قدمی کرے۔

۱۴- جہاں تمام کوششوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

الف- ہر طرح کے استحصال، ظلم و جبر، ناانصافی سے انسانیت کو تحفظ دینا۔

ب- قانونی دائرہ میں جو طریقہ منظور شدہ ہے اس کے مطابق ہر کسی کی جان کی حفاظت اور عزت اور آزادی کی حفاظت کو یقینی بنانا۔

اسلامی دور کے پندرہویں صدی کے آغاز میں بحیثیت بندہ خدا اور عالمی اسلامی برادری کے ارکان کی حیثیت سے ہم اپنے عہد و پیمان کی توثیق کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل مقدس، اور لاینفک انسانی حقوق کی حمایت و توثیق ہماری ذمہ داری ہے، جسے اسلام نے ہمیں پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱-زندگی کاحق:

الف-انسانی زندگی جو کہ مقدس اور قابل احترام ہے اس کی حفاظت کی ہر طرح کی کوشش کی جائے گی، خاص کر کسی بھی شخص کا زخم یا اس کی موت کو ظاہر نہیں کیا جائے گا، الا یہ کہ قانونی اختیار اس بات کی اجازت دیتا ہو۔

ب-ایک آدمی کے جسمانی تقدس کو مرنے کے بعد اسی طرح مقدس سمجھا جائے گا جیسا کہ اس کی زندگی میں، اس بات کا دھیان رکھنا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ ایک متوفی آدمی کے جسم کو باوقار انداز میں رکھا جائے گا۔

۲-حق آزادی:

الف-انسان آزاد پیدا ہوا ہے، کسی بھی طرح بیجا مداخلت کو اس کی آزادی کے راستہ میں حائل نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ قانونی اختیارات اس کارروائی کی اجازت دیں۔

ب-ہر فرد واحد اور معاشرہ کے ہر آدمی (کو مکمل حق آزادی اس کی تمام شکلوں کے ساتھ حاصل ہے، خواہ وہ جسمانی ہو، تہذیبی ہو، اقتصادی ہو، یا سیاسی ہو، اور اسے اس بات کا حق دیا جائے گا کہ اگر اس کے اس حق کو کوئی منسوخ کرتا ہے یا اس میں مداخلت بے جا کرتا ہے تو وہ تمام موجودہ وسائل کو اس کے مقابلہ میں استعمال کرے، اور کسی بھی طرح کی انفرادی یا عوامی ناانصافی کی کوشش کے خلاف قانونی دعوی کا حق اور اسے عوام الناس کی حمایت حاصل ہوگی۔

۳-حق مساوات اور ممنوع امتیازات کے خلاف ممانعت:

الف-قانون کی نظر میں ہر آدمی برابر ہے اور ہر شخص کو قانونی تحفظ اور یکساں ترقی کے مواقع مہیا کیے جائیں گے۔

ب- ہر شخص کو ایک ہی جیسے کام کے لئے برابر تنخواہ دی جائے گی۔

ج- کسی بھی شخص کو مذہبی عقیدہ، رنگ و نسل، جنسیت اور زبان کی بنیاد پر یا اور کسی دوسری وجوہات کی بنیاد پر اس پر بڑی جسمانی بیماری ظاہر کر کے نہ ہی اسے کام کرنے کے مواقع فراہم کرنے سے روکا جائے گا اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی بھی طرح کا امتیاز برتا جائے گا۔

۴- حق انصاف:

الف- ہر شخص اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ قانون کے مطابق برتاؤ کیا جائے۔

ب- اس کے علاوہ ہر شخص کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائے مدد اور اصلاح کے لئے جو اسے قانون نے مہیا کرایا ہے کسی بھی بلا جواز ذاتی زخم اور نقصان کے، اور ہر شخص کو ذاتی دفاع کا بھی حق حاصل ہوگا اگر اس کے خلاف بلا جواز کوئی ذاتی زخم یا نقصان کا مقدمہ کیا جائے کہ وہ منصفانہ فیصلہ حاصل کرے۔

ج- یہ ہر شخص کا حق اور ذمہ داری ہے کہ دوسرے افراد یا گروہ کے حقوق کا عمومی دفاع کرے۔

د- کسی بھی شخص کے ساتھ امتیاز نہیں برتا جائے گا برخلاف اس کے کہ وہ انفرادی یا عوامی حقوق کا دفاع چاہ رہا ہو۔

ح- اگر قانون کے برعکس کوئی فرمان یا حکم ہو تو ہر مسلمان کی ذمہ داری اور حق ہے کہ اس کی فرمانبرداری سے انکار کرے گرچہ کسی کی طرف سے بھی وہ فرمان جاری کیا گیا ہو۔

۵- منصفانہ عدالتی کارروائی کا حق:

الف- خود مختار عدالتی کارروائی کے بعد اگر کسی مجرم کا جرم ثبوت کی بنیاد پر ثابت

ہوجائے تو اس کے خلاف سزا کا حکم صادر کیا جائے گا اور اسے جوابدہ بنایا جائے گا۔

ب-کسی بھی شخص کو اپنے دفاع کا معقول موقع فراہم کرنے اور منصفانہ عدالتی کارروائی کے بعد ہی مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

ج-جرم کی سنگینی اور جن حالات میں اس جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے اس پر مناسب غور و خوض کے بعد ہی قانون کے مطابق مناسب سزا دی جائے گی۔

د-کوئی بھی عمل جرم نہیں سمجھا جائے گا الا یہ کہ قانون اسے واضح لفظوں میں جرم بتائے۔

ح-ہر فرد واحد اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے، کسی بھی فرد کے جرائم کی ذمہ داری اس کے اہل خانہ یا لواحقین کے سر نہیں ڈالا جائے گا جو صراحتاً یا بلا واسطہ اس جرم کے ارتکاب میں شامل نہیں ہیں۔

۶-طاقت کے بیجا استعمال کے خلاف حق تحفظ:

ہر شخص سرکاری ادارہ کے ہاتھوں ستائے جانے کے خلاف تحفظ کا حق رکھتا ہے، وہ خود ہی سبب بتانے کا ذمہ دار نہیں ہے، سوائے اس کے کہ وہ اپنے خلاف تیار کئے گئے الزام کے خلاف دفاع تیار کرے؛ تاکہ جب بھی اس کے خلاف کسی جرم میں شمولیت کا شک وسوال پیدا ہو تو معقول انداز میں اس دفاع کا استعمال کر سکے۔

۷-تشدد کے خلاف حق تحفظ:

کسی بھی شخص کے خلاف ذہنی، جسمانی، بے عزتی، دھمکی آمیز تشدد روا نہیں رکھا جائے گا، اور نہ ہی اسے یا اس کے اقرباء میں سے کسی کو زخم دیا جائے گا، اور نہ ہی اس کے عزیز کو گرفتار کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر ارتکاب جرم قبول کرنے پر زور دیا جائے گا۔

۸-عزت ووقار کے تحفظ کا حق:

ہر شخص تہمت طرازی، بے بنیاد الزام یا دانستہ ہتک کرنے یا افشاء راز کی دھمکی کے خلاف اپنی عزت ووقار کے تحفظ کا حق رکھتا ہے۔

۹-جائے پناہ کا حق:

الف- ہر مظلوم یا آزار پہنچایا گیا شخص اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ مستقل پناہ گاہ یا جائے قرار تلاش کرے، یہ تمام انسانوں کو قطع نظر رنگ ونسل، مذہب اور جنس کے حق ضمانت مہیا کرتا ہے۔

ب-خدا کا مقدس گھر مسجد حرام جو کہ مکہ میں ہے وہ تمام مسلمانوں کے لئے محفوظ پناہ گاہ ہے۔

۱۰-اقلیتی حقوق:

الف-قرآنی ضابطہ کے مطابق غیر مسلم اقلیت کو مذہبی حقوق حاصل ہوں گے؛ کیونکہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

ب-مسلم ممالک میں مذہبی غیر مسلم اقلیت کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے شہری یا انفرادی معاملات کو اسلامی قانون یا اپنے قانون کے حوالے سے چلائیں۔

۱۱-عوامی معاملات کے نظم ونسق میں شراکت کی ذمہ داری اور حق:

الف-قانونی معاملہ، معاشرہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وعوامی منصب کو تسلیم کرے۔

ب-حکومت اور عوام کے درمیان انتظامی تعلقات کی بنیاد آزاد مشورہ کا طریق عمل

ہے،عوام کو مزید یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حکام کا انتخاب یا ان کی برطرفی ان اصول کے مطابق کریں۔

۱۲- آزادی عقیدہ،فکر وخطابت کا حق:

الف- ہر شخص قانونی دائرہ کے مطابق اپنی فکر اور عقیدہ کے اظہار کا حق رکھتا ہے، اس کے باوجود کسی شخص کو ایسی غلط خبر نشر کرنے یا پھیلانے کا حق نہیں دیا جائے گا جو کسی عام آدمی کی ایمانداری کی تذلیل کا سبب بنے، یا اس کا بھی حق نہیں دیا جائے گا کہ وہ دوسرے شخص پر ہتک آمیز الزام تراشی،طنز یا تہمت کا اظہار کرے۔

ب-سچائی کے بعد معلومات کا تتبع اور چھان بین یہ ایک مسلم کا حق ہی نہیں بلکہ اس کی ذمہ داری بھی ہے۔

ج-ظلم و ناانصافی کے خلاف مظاہرہ اور جدوجہد کرنا (قانونی دائرہ میں رہ کر) ہر مسلمان کا حق اور اس کی ذمہ داری ہے بلکہ اگر یہ جدوجہد ضلع کی اعلی ترین ہستی کو شامل کرلیتا ہے تو یہ ایک چیلنج ہے۔

د-جہاں مہیا کرائی گئی معلومات کے نشر کرنے میں کوئی بندش نہ ہو، وہ معلومات معاشرہ اور ضلع کے امن وامان کو خطرہ میں نہ ڈالے اور وہ قانونی دائرہ کے مطابق محصور کردیا گیا ہو۔

ذ-کوئی بھی شخص دوسروں کے مذہبی عقیدہ کی تذلیل یا اس کا مذاق نہیں اڑائے گا یا ان کے خلاف عوامی مخالفت کو نہیں اکسائے گا، دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام تمام مسلم کا اولین فریضہ ہے۔

۱۳- مذہبی آزادی کا حق:

ہر شخص کو اس کے مذہبی عقیدہ کے مطابق عبادت اور ضمیر کی آزادی کا حق حاصل ہے۔

۱۴-آزادی انجمن کا حق:

الف-ہر شخص کو اس کے معاشرہ کی سیاسی، اقتصادی، مذہبی، رسمی، زندگی میں انفرادی یا مجموعی شراکت کا حق دیا جاتا ہے اور اس کا بھی حق حاصل ہے کہ وہ تنظیم یا ادارہ قائم کرے جس کا مقصد بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہو۔

ب-ہر شخص کو اس کا بھی حق دیا جاتا ہے کہ وہ ان اداروں کے قیام میں بھرپور جدوجہد کرے جہاں ان خوشگوار حقوق پر عمل کرنا ممکن بنایا جاسکے، مجموعی طور پر معاشرہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے حالات پیدا کریں کہ جن حالات میں اس کے افراد کو اپنی شخصیت پروان چڑھانے کا بھرپور موقع مل سکے۔

۱۵-اقتصادی نظم وترتیب اور حق ترقی:

الف-ہر شخص کو اس کی معاشی مصروفیت کے لئے مظاہر فطرت اور اس کے وسائل سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا حق دیا جاتا ہے۔

یہ انعام قدرت کی طرف سے تمام انسانیت کو دیا گیا ہے۔

ب-تمام انسانوں کو قانون کے مطابق اپنی زندگی کی کفالت کے لئے کمانے کا حق حاصل ہے۔

ج-ہر شخص کو جائداد کا حق دیا جاتا ہے خواہ انفرادی ہو یا شراکت کے ساتھ ہو، بیان کردہ یقینی معاشی وسائل کی ملکیت عوامی فائدہ کے لئے قانونی طور پر درست ہے۔

د-غریبوں کو امیروں کے مال میں سے زکوۃ کی شکل میں بیان کردہ حصہ کے مطابق حق حاصل ہے جو حصہ امیروں سے قانون کے مطابق لیا جائے گا۔

ذ-تمام پیداواری دولت کو امت کے فائدہ کے لئے استعمال کیا جائے گا، نہ اسے نظر

انداز کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا غلط استعمال کیا جائے گا۔

ر-متوازن اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور معاشرہ کو استحصال سے بچانے کے لئے اسلامی قانون نا مناسب ممنوعہ تجارت کرنے، سود، جابرانہ معاہدہ کا استعمال اور گمراہ کن اشتہارات کی اشاعت سے منع کرتا ہے۔

ز-اگر کوئی ایسی معاشی سرگرمی ہو جو کہ امت کے مفاد کو نقصان نہ پہنچائے اور نہ ہی اسلامی قانون و اقدار کی خلاف ورزی کرے تو اس کی اجازت دی جاتی ہے اور ہر طرح کے ممکنہ وسائل اسے مہیا کرائے جائیں گے۔

۱۶-ملکیت کے تحفظ کا حق:

عوامی فائدہ کے علاوہ کسی بھی ملکیت کو ریاست اپنے کنٹرول میں نہیں لے گی الا یہ کہ ریاست اس کی صحیح رقم یا مناسب معاوضہ دے۔

۱۷-عاملین کی عزت اور مرتبہ:

اسلام عمل اور عاملین کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور سختی کے ساتھ مسلمانوں کو عاملین کے ساتھ وسیع القلبی سے برتاؤ کرنے کا حکم دیتا ہے، اسلام عاملین کی اجرت وقت پر ادا کرنے کا صرف حکم ہی نہیں دیتا ہے بلکہ عاملین کو آرام و اطمینان کرنے کا مناسب وقت دیتا ہے۔

۱۸-معاشرتی تحفظ کا حق:

ہر شخص کھانا، کپڑا، مکان، تعلیم، طبی سہولیات کا مناسب معاشرتی وسائل کے ذریعہ حق رکھتا ہے، معاشرہ کے یہ احسانات ان ہی اشخاص کو حاصل ہوں گے جو اپنی کسی وقتی یا دائمی نا اہلیت

کی وجہ سے اپنی کفالت کا بار نہ اٹھا سکتے ہوں۔

۱۹- خاندان اور اس کے متعلقہ معاملات کو انجام دینے کا حق:

الف- ہر شخص کو اس کے مذہب اور رسم و رواج کے مطابق شادی کرنے، خاندان بسانے اور بچہ کی پیدائش کا حق حاصل ہے، ہر میاں بیوی کو قانونی مطالبات کے مطابق ان تمام حقوق و مراعات ذمہ داری کے ساتھ بروئے کار لانے کا حق حاصل ہے۔

ب- ہر شادی شدہ جوڑے کو ایک دوسرے کی عزت اور لحاظ کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔

ج- ہر شوہر اپنے وسائل کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے۔

د- ہر بچے کو اس کا حق حاصل ہے کہ اس کے والدین اس کی مناسب پرورش اور دیکھ بھال کریں اور کسی بھی طرح کے کام کی ذمہ داری بچوں پر سن بلوغ سے پہلے ڈالنا، جو ذمہ داری ان کے قدرتی نشو ونما پر اثر انداز ہو ممنوع ہے۔

ھ- اگر والدین کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے بچوں کے تئیں اپنی ذمہ داری ادا نہ کر پا رہے ہوں تو معاشرہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ عوامی اخراجات سے اس بچہ کی کفالت کریں۔

و- ہر بوڑھے، نا اہل شخص اور بچہ کو اپنے خاندان کی طرف سے ہر قسم کا تحفظ، مادی مدد، اور نگہداشت کا حق حاصل ہے، اسی طرح والدین کو بھی اپنی اولاد کی جانب سے ہر طرح کی مدد، نگہداشت اور تحفظ کا حق حاصل ہے۔

ز- خاندان اور معاشرہ کا اہم حصہ ہونے کی وجہ سے ماں کو خصوصی عزت و وقار، مدد اور نگہداشت کا حق حاصل ہے۔

ح- فیملی میں مرد و عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنی قدرتی اہلیت، صلاحیت اور رجحان کو دیکھتے ہوئے اپنی جنسیت کے مطابق ذمہ داریوں کو باہمی شراکت کے ساتھ انجام دیں اور اپنے

بچوں ورشتہ داروں کے تئیں اپنی عمومی ذمہ داری کو سمجھیں۔

۲۰-شادی شدہ عورت کے حقوق:

ہر شادی شدہ عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ:

الف- وہ اس گھر میں رہے جس میں اس کا شوہر رہتا ہے۔

ب-اپنے شوہر کے مدمقابل اپنے معیار کی زندگی کی دیکھ بھال کے لئے ضروری وسائل حاصل کرے اور طلاق کی صورت میں مدت عدت کے دوران اپنے شوہر کے وسائل سے اسی گھر میں اپنی ضروریات اور بچے کی ضروریات کی تکمیل کرے، قطع نظر اس کے کہ وہ خود ہی کماتی ہو یا اس کے پاس اچھی خاصی جائداد ہو۔

ج-اگر میاں بیوی کے درمیان اتحاد باقی نہ رہے تو عورت کو قانونی شرائط کے مطابق عدالت سے خلع کا حق حاصل ہے۔

د-قانون کے مطابق عورت کا اس کے شوہر، والدین، بچے اور خاندان کے وراثت میں حق ہے۔

ھ-اگر شوہر عورت کے پوشیدہ راز کا افشاء کرتا ہے یا سابق شوہر اس کے راز کا افشاء کرتا ہے تو عورت اس سلسلہ میں سخت قدم اٹھا سکتی ہے؛ کیونکہ افشاء راز اسے نقصان پہنچا سکتا ہے، اور ٹھیک یہی ذمہ داری عورت پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے موجودہ شوہر یا سابق شوہر کے کسی بھی راز کو افشاء نہ کرے۔

۲۱-تعلیمی حق:

الف- ہر شخص کو اپنی قدرتی صلاحیت کی بنیاد پر تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

ب-ہر شخص اپنی فطری اہلیت کی بنیاد پر اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اپنے علمی شعبہ کا انتخاب، آنے والی زندگی اور مواقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی فطری صلاحیت کو پروان چڑھائے۔

۲۲-حق خلوت:

ہر شخص اپنی خلوت کے تحفظ کا حق رکھتا ہے۔

۲۳-نقل مکانی اور گھر کی آزادی کا حق:

الف-حقیقت میں مسلم دنیا ایک امت اسلامیہ ہے، ہر مسلمان کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس ملک میں بھی چاہے آزادی کے ساتھ جا سکتا ہے۔

کسی بھی مسلمان کو اس کے آبائی ملک کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، یا اگر کسی وجہ سے اسے جلاوطن کیا بھی جائے تو یہ عمل قانونی کارروائی کے بعد ہوگا۔

توضیحی بیان:

۱-اوپر مذکور حقوق انسانی کی تشکیل بطور متبادل سیاق وسباق مہیا کرتی ہیں۔

الف-آدمی کی اصطلاح مرد اور عورت دونوں جنس کو شامل ہے۔

ب-قانون کی اصطلاح شریعت کو ظاہر کرتی ہے، ضابطہ کی تمام قسمیں: قرآن و حدیث اور ان دیگر قوانین سے جنہیں قرآن و حدیث سے استنباط کیا گیا ہے، اسلامی فقہی اصطلاح کو درست سمجھتے ہوئے اخذ کی گئی ہیں۔

۲-اس مسودہ میں تمام انسانی حقوق کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو کہ ایک اہم ذمہ داری ہے۔

۳-اوپر بیان کردہ انسانی حقوق کے ضابطہ کا ذمہ دار قانونی احکام کے مطابق ہر شخص ہے؛ کیونکہ یہ ذمہ داری ہر شخص پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی عزت، تشخص، حقوق، آزادی کی حفاظت کا قصد کرے اور مطلوبہ اخلاقیات اور امت کی فلاح وبہبود کی طرف توجہ کرے۔

عربی اصطلاحات کے فرہنگ الفاظ:

سنت: آپ ﷺ کی زندگی کے طریقہ کو اپنانا کہ آپ ﷺ نے کیا کہا، کیا عمل کیا، اور کس عمل پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

خلیفہ: وہ شخص جو روئے زمین پر نبی کے مشن کا جانشین بنے۔

حسبہ: اسلامی ریاست کا ایک ادارہ جو ذمہ دار ہوتا تھا اس بات کا کہ وہ عوامی معاملات اور صحیح معیار زندگی کی تکمیل کے لئے سہولت پیدا کرے اور عوام الناس کے مسائل کی نگرانی کرے۔

معروف: اچھا کام۔

منکر: قابل مذمت عمل۔

زکوۃ: یہ اسلام کے پانچ ارکانوں میں سے ایک رکن ہے اور ہر مسلمان کی لازمی ذمہ داری ہے کہ اپنے دولت کو پاک کرنے کے لئے ایک طے شدہ رقم ادا کرے۔

عدت: طلاق شدہ عورت کی وہ متعینہ مدت جسے وہ طلاق کے فوراً بعد اپنے گھر میں گذارتی ہے اور اس مدت میں وہ شادی نہیں کرسکتی ہے۔

خلع: عورت اپنے مطالبہ پر طلاق کا حق حاصل کرتی ہے۔

امت اسلامیہ: عالمی مسلم سوسائٹی۔

حوالہ جات:

۱- سورۂ مائدہ ۵:۳۲

۲- مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی بیان کردہ روایت

۳- بخاری کی بیان کردہ روایت

۲-۴ بخاری و مسلم کی روایت

۵- خلیفہ حضرت عمر بن الخطابؓ کا قول

۶- سورۂ شوری ۶۲:۴۱

۷- سورۂ حج ۲۲:۴۱

۳-۸ آپ ﷺ کا خطاب

۹- بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی کی روایتیں

۱۰- خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ

۱۱- آپ ﷺ کا الوداعی خطبہ

۱۲- سورۂ احقاف ۶۶:۱۹

۱۳- امام احمد کی روایت

۱۴- سورۂ ملک ۶۷:۱۵

۱۵- سورۂ زلزلہ ۹۹:۷،۸

۴-۱۶ سورۂ نساء ۴:۵۹

۱۷- سورۂ مائدہ ۵:۴۹

۱۸- سورۂ نسا ۴:۱۴۸

۱۹- بخاری، مسلم اور ترمذی کی روایت

۲۰- بخاری و مسلم کی روایت

۲۱- مسلم، ابوداوٗد، ترمذی، نسائی کی روایات

۲۲- بخاری مسلم، ابوداوٗد، ترمذی، نسائی کی روایات

۲۳- ابوداوٗد و ترمذی کی روایات

۲۴- بخاری، مسلم، ابوداوٗد و ترمذی کی روایات

۲۵- بخاری کی روایت

۲۶-۵ بخاری و مسلم کی روایت

۲۷- سورۂ اسراء:۱۵:۱۷

۲۸- سورۂ احزاب ۵:۳۳

۲۹- سورۂ حجرات ۶:۴۹

۳۰- سورۂ نجم ۲۸:۵۳

۳۱- سورۂ بقرہ ۲۲۹:۲

۳۲- بیہقی اور حکیم کی روایت

۳۳- سورہ اسراء ۲۱:۵۲

۳۴- سورۂ طور ۷۹:۱۲

۳۵- سورۂ یوسف ۷۹:۱۲

۳۶-۶ سورۂ احزاب ۵۸:۳۳

۳۷-۷ بخاری، مسلم، ابوداوٗد، ترمذی، نسائی کی روایات

۳۸- ابن ماجہ کی روایت

۸-۳۹ آپ ﷺ کا الوداعی خطبہ

-۴۰ سورۂ حجرات ۴۹:۱۲

-۴۱ سورۂ حجرات ۴۹:۱۱

۹-۴۲ سورۂ توبہ ۹،۶

-۴۳ سورۂ عمران: ۳،۹۷

-۴۴ سورۂ بقرہ ۲:۱۲۵

-۴۵ سورۂ حج ۲۲:۲۵

۱۰-۴۶ سورۂ بقرہ ۲:۲۵۶

-۴۷ سورۂ مائدہ ۵:۴۲

-۴۸ سورۂ مائدہ ۵:۴۳

-۴۹ سورۂ مائدہ ۵:۴۷

۱۱-۵۰ سورۂ شوری ۴۲:۳۸

-۵۱ احمد کی روایت

-۵۲ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ

۱۲-۵۳ سورۂ اٗحزاب ۶۱-۶۰: ۳۳

-۵۴ سورۂ سبا ۳۴:۴۶

-۵۵ ترمذی اور نسائی کی روایت ۴:۴۸

-۵۶ سورۂ نسا ۴:۸۳

-۵۷ سورۂ اٗنعام ۶:۱۰۸

۱۳-۵۸ سورۂ کافرون ۱۰۹:۶

۱۴-۵۹ سورۂ یوسف ۱۰۹:۱۲

۶۰- سورۂ عمران ۱۰۴:۳

۶۱- سورۂ مائدہ ۲:۵

۶۲- ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ کی روایات

۱۵-۶۳ سورۂ مائدہ ۱۲۰:۵

۶۴- سورۂ جاثیہ ۱۳:۴۵

۶۵- سورۂ شعراء ۱۸۳:۲۶

۶۶- سورۂ اسراء ۲۰:۱۷

۶۷- سورۂ ہود ۶:۱۱

۶۸- سورۂ ملک ۱۵:۶۷

۶۹- سورۂ نجم ۴۸:۵۳

۷۰- سورۂ حشر ۹:۵۹

۷۱- سورۂ معارج ۲۵-۲۴:۷۰

۷۲- خلیفہ ابوبکر کا قول

۷۳- بخاری و مسلم کی روایت

۷۴- مسلم کی روایت

۷۵- مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی روایات

۷۶- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی روایات

۷۷- سورۂ مطففین ۳-۱:۸۳

۷۸- مسلم کی روایت

۷۹- سورۂ بقرہ ۲:۲۷۵

۸۰- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی کی روایات

۱۶-۸۱ سورۂ بقرہ ۲:۱۸۸

۸۲- بخاری کی روایت

۸۳- مسلم کی روایت

۸۴- مسلم وترمذی کی روایت

۱۷-۸۵ سورۂ توبہ ۹:۱۰۵

۸۶- ابویعلی۔ مجمع الزوائد کی روایت

۸۷- ابن ماجہ کی روایت

۸۸- سورۂ احقاف ۴۶:۱۹

۸۹- سورۂ توبہ ۹:۱۰۵

۹۰- طبرانی مجمع الزوائد کی روایت

۹۱- بخاری کی روایت

۱۸-۹۲ سورۂ احزاب ۳۳:۶

۱۹-۹۳ سورۂ نساء ۴:۱

۹۴- سورۂ بقرہ ۲:۲۲۸

۹۵- بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد ونسائی کی روایات

۹۶- قرآن سورۂ روم ۳۰:۲۱

۹۷- سورۂ طلاق ۶۵:۷

۹۸- سورۂ اسراء ۱۷:۲۴

۹۹- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی کی روایات

۱۰۰- ابوداؤد کی روایت

۱۰۱- بخاری ومسلم کی روایت

۱۰۲- ابوداؤد وترمذی کی روایت

۱۰۳- احمد وابوداؤد کی روایت

۲۰-۱۰۴ سورۂ طلاق ۶۵:۶

۱۰۵- سورۂ نساء ۳۴:۴

۱۰۶- سورۂ طلاق ۶۵:۶

۱۰۷- سورۂ بقرہ ۲۲۹:۲

۱۰۸- سورۂ نساء ۱۲:۴

۱۰۹- سورۂ بقرہ ۲۳۷:۲

۱۱۰- سورۂ طلاق ۶۵:۶

۲۱-۱۱۱ سورۂ اسراء ۲۴-۲۳:۱۷

۱۱۲- ابن ماجہ کی روایت

۱۱۳- سورۂ آل عمران ۱۸۷:۳

۱۱۴- آپ ﷺ کا الوداعی خطبہ

۱۱۵- بخاری ومسلم کی روایت

۱۱۶- بخاری، مسلم، ابوداؤد وترمذی کی روایات

۲۲-۱۱۷ مسلم کی روایت

۱۱۸- سورۂ حجرات ۱۲:۴۹

۱۱۹- ابوداؤد و ترمذی کی روایت

۱۲۰-۲۳ سورۂ ملک ۶۷:۱۵

۱۲۱- سورۂ انعام ۶:۱۱

۱۲۲- سورۂ نساء ۴:۹۷

۱۲۳- سورۂ بقرہ ۲:۲۱۷

۱۲۴- سورۂ حشر ۵۹:۹

☆☆☆

قومی، نسلی، مذہبی اورلسانی اقلیتی عوام کے حقوق کا اعلامیہ

A/RES/47/135

۹۲ویں عام میٹنگ/ ۱۸ردسمبر ۱۹۹۲ء

جنرل اسمبلی:

☆ یہ توثیق کرتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کے اہم مقاصد میں، جن کی اقوام متحدہ کے چارٹر میں تصریح کی گئی ہے، ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بلا امتیاز نسل، جنس، زبان یا مذہب کے سب کے لئے بنیادی آزادی کے فروغ اور حقوق انسانی کے تئیں احترام اجاگر کیا جائے۔

☆ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی عوام کے حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور عالمی حقوق انسانی وسائل کے مزید مؤثر انداز میں نفاذ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے۔

☆ عوامی حقوق کے اداروں کی جانب سے عدم امتیاز اور اقلیتی تحفظ پر توجہ میں اضافہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے۔

☆ شہری اور سیاسی حقوق، وہ حقوق جو نسلی، مذہبی یا لسانی اقلیت سے متعلق ہیں، پر عالمی معاہدہ کے دفعہ ۲۷ کے شرائط کو علم میں رکھتے ہوئے۔

☆ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کا تحفظ اقلیت کے میدان میں بڑھتا ہوا اہم کردار ہے۔

☆ اور اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ یہ کام اس وقت تک اقوام متحدہ نظام کے تحت کئے گئے ہیں، خصوصاً انسانی حقوق کمیشن کے متعلقہ ڈھانچہ کے ذریعہ، خاص طور پر

قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی حقوق کی حفاظت اور فروغ کے لئے، اور اقلیتی تحفظ کے بچاؤ پر ذیلی کمیشن کے ذریعہ۔

☆ اس میدان میں اہم حصولیابیوں کو جانتے ہوئے جو خطہ یا ذیلی خطہ اور دوطرفہ خاکے میں حاصل ہوئیں، اور جو اقوام متحدہ کے مستقبل کی سرگرمیوں کے لئے حوصلہ کے ذرائع مہیا کرتی ہیں۔

☆ کسی بھی طرح کے امتیاز کے بغیر، سب کے لئے مکمل طور پر انسانی حقوق اور بنیادی آزادی پر عمل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، اور قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق کے سلسلہ میں جاری ڈرافٹ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے۔

☆ ۱۷/دسمبر ۱۹۹۱ء کے 46/115 ویں قانون کا احیاء کرتے ہوئے، اور ۲۱/فروری ۱۹۹۲ء کے 1992/16 ویں انسانی حقوق قانون کمیشن، جس کی وجہ سے کمیشن نے ڈرافٹ کی عبارت کی اجازت دی، جو ڈرافٹ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی حقوق کے متعلق تھا، کا احیاء کرتے ہوئے، اور مزید ۲۰/جولائی ۱۹۹۲ء کے 1992/4 کے اقتصادی اور سماجی کونسل ریزیولوشن کا احیاء کرتے ہوئے جس میں کونسل نے جنرل اسمبلی سے اس کے قبول کرنے اور مزید عمل کی سفارش کی تھی۔

☆ سکریٹری کے نوٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے:

۱- یہ جنرل اسمبلی قومی، نسلی، مذہبی، اور لسانی اقلیتی حقوق کا اعلان کرتی ہے، عوامی حقوق اعلان کی عبارت موجودہ قرارداد سے منسلک ہے۔

۲- یہ جنرل اسمبلی سکریٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ممکنہ طور پر اس اعلان کو زیادہ سے زیادہ تقسیم کریں اور اعلان کی عبارت (Human Rights: A compilation of international instruments) کو اگلے اشاعت میں شامل کریں۔

۳- یہ جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے ایجنسیوں، اداروں اور حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کو مدعو کرتی ہے تاکہ وہ اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرسکیں اور تاکہ اس اعلان کے سلسلہ میں معلومات کو پھیلا دیا جائے اور اس کے سمجھنے کو فروغ دیا جاسکے۔

۴- یہ جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کے متعلقہ عناصر اور اداروں بشمول میثاقی اداروں، انسانی حقوق کمیشن کے نمائندوں اور اقلیتی تحفظ اور بھید بھاؤ کے بچاؤ پر ذیلی کمیشن کے نمائندوں کو مدعو کرتی ہے تاکہ اس اعلان پر اپنے اختیارات کے تحت مناسب توجہ مبذول کرسکیں۔

۵- یہ جنرل اسمبلی، سکریٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس اعلان کے مؤثر فروغ اور اس کے مطابق منصوبہ طے کرنے کی خاطر مناسب راستے کے بارے میں غور کریں۔

۶- یہ جنرل اسمبلی، سکریٹری جنرل سے اس بات کی بھی درخواست کرتی ہے کہ وہ "Human Rights Questions" کے زیر عنوان موجودہ قرارداد کے نفاذ پر اقوام متحدہ کے 48ویں نشست میں جنرل اسمبلی میں رپورٹ پیش کریں۔

☆☆☆

منسلکہ:

قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی عوام کے حقوق کا اعلان

یہ جنرل اسمبلی

☆ یہ تصدیق کرتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کے بنیادی مقاصد میں، جن کی اقوام متحدہ کے چارٹر میں تصریح کی گئی ہے، ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بلا امتیاز نسل، جنس، زبان یا مذہب سب کے لئے بنیادی آزادی کے فروغ اور حقوق انسانی کے تئیں احترام اجاگر کیا جائے۔

☆ بنیادی انسانی حقوق میں یقین رکھتے ہوئے چاہے وہ حقوق وقار اور انسانی قدر و قیمت سے متعلق ہوں یا مرد و عورت کے برابری حقوق یا بڑی چھوٹی قوموں کے برابری حقوق سے متعلق ہوں۔

☆ درج ذیل چیزوں کی مبادیات جو چارٹر میں مصرح ہیں، کے سمجھنے کو فروغ دینے کی خواہش رکھتے ہوئے، وہ چیزیں یہ ہیں: انسانی حقوق کا عالمی اعلان، کنونشن برائے نسل کشی جرم کو روکنے اور اس پر سزا، ہر طرح کے نسلی امتیاز کو ختم کرنے پر بین الاقوامی کنونشن، شہری اور سیاسی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ، ہر قسم کی عدم تحمل و بردباری اور مذہب وعقیدہ کی بنیادوں پر بھید بھاؤ اور امتیاز کے خاتمہ کا اعلان، بچہ حقوق پر کنونشن، اور اس طرح کی دیگر چیزیں جو بین

الاقوامی ان وسائل سے متعلق ہیں جنہیں عالمی یا علاقائی سطح پر اختیار کر لی گئی ہیں، اور وہ چیزیں جو اقوام متحدہ کے انفرادی اسٹیٹ ممبران کے درمیان شامل ہیں۔

☆ شہری اور سیاسی حقوق، وہ حقوق جو نسلی، مذہبی یا لسانی اقلیت سے متعلق ہیں، پر عالمی معاہدہ کے دفعہ ۲۷ کے شرائط سے حوصلہ پا کر۔

☆ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور فروغ کی وجہ سے اسٹیٹ، جس میں وہ رہ رہے ہیں، کے سماجی و سیاسی استحکام میں مدد ملتی ہے۔

☆ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق سمجھنے اور پیہم فروغ، مجموعی طور پر اور قانون کے اصولوں کی بنیادوں پر، جمہوری خاکے کے اندر، سماج کی ترقی کے جزء لاینفک کے طور پر، عوام اور اسٹیٹ کے مابین باہم تعاون اور دوستی کے رشتے کو مضبوط کرے گا۔

☆ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کا تحفظ اقلیت کے میدان میں بڑھتا ہوا اہم کردار ہے۔

☆ اور اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے جو کام اس وقت تک اقوام متحدہ نظام کے تحت کئے گئے ہیں، خصوصاً انسانی حقوق کمیشن کے ذریعہ، قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی حفاظت اور فروغ اور امتیاز و بھید بھاؤ کے بچاؤ کے ذیلی کمیشن کے اداروں کے ذریعہ اور انسانی حقوق اور دیگر متعلقہ بین الاقوامی حقوق و وسائل پر بین الاقوامی معاہدے کو ماننے والے اداروں کے ذریعہ، جو قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی حفاظت اور فروغ کرتی ہیں۔

☆ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور فروغ کی حکومتی اور غیر

حکومتی تنظیموں کے ذریعہ اہم کاموں کو وزن دیتے ہوئے۔

☆ قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی عوام کے حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے عالمی حقوق انسانی وسائل کے مزید مؤثر انداز میں نفاذ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے۔

یہ جنرل اسمبلی قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتی عوام کے حقوق کا اعلان کرتی ہے:

دفعہ (۱)

۱- تمام اسٹیٹ اقلیتوں کے وجود اور ان کی قومی، نسلی، ثقافتی، مذہبی اور لسانی شناخت کی اپنے متعلقہ حلقوں میں حفاظت کریں گی اور اس شناخت کی حفاظت کے لئے صورت حال کی حوصلہ افزائی کریں گی۔

۲- اسٹیٹ مناسب قانونی اور دیگر اقدامات کریں گی تاکہ نتائج کی حصولیابی ہوسکے۔

دفعہ (۲)

۱- قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں (آگے صرف ''اقلیتوں سے تعبیر کیا جائے گا'') کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خاص اور عام مقامات میں آزادانہ بغیر کسی دخل اندازی اور کسی بھی قسم کے امتیاز کے بغیر اپنی تہذیب و کلچر کو اپنائیں، اپنے مذہب کا اعتراف کریں اور اس کو اپنائیں۔

۲- ان اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ثقافتی، مذہبی، سماجی، اقتصادی اور عام زندگی میں موثر انداز میں اپنی شراکت درج کرائیں۔

۳- ان اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قومی اور جہاں مناسب ہو علاقائی سطح پر ان اقلیتوں سے متعلق جن سے وہ متعلق ہوں یا جن علاقوں میں وہ رہتے ہوں، اس طور پر مؤثر انداز میں فیصلوں میں شریک ہوں کہ قومی قانون سے متصادم نہ ہو۔

۴-ان اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تنظیمیں اور ادارے قائم کریں اور چلائیں۔

۵-ان اقلیتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی امتیاز کے اپنے گروپ کے دوسرے افراد کے ساتھ یا دوسرے گروپ کی اقلیتوں کے ساتھ آزاد اور پُر امن تعلقات بنائیں اور بحال رکھیں۔ان کو اس بات کا بھی حق ہے کہ وہ خارج ملک کے شہریوں،جن کے ساتھ ان اقلیتوں کے قومی،نسلی، مذہبی یا لسانی تعلقات ہیں، کے ساتھ تعلقات بنائیں اور استوار رکھیں۔

دفعہ(۳)

۱-ان اقلیتوں کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ یہ اپنے حقوق کو بشمول ان حقوق کے جو موجودہ اعلان میں ہیں،انفرادی یا اپنے گروپ سے دیگر افراد کے ساتھ بغیر کسی امتیاز کے،اپنا سکیں۔

۲-موجودہ اعلان میں شامل حقوق کو اپنانے یا نہ اپنانے کے نتیجہ کے طور پر کسی بھی اقلیتی شخص کو نقصان نہیں ہوگا۔

دفعہ(۴)

۱-اسٹیٹ ضرورت کے وقت اقدامات کریں گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ اقلیت مکمل طور پر اور مؤثر انداز میں اپنے تمام انسانی حقوق اور قانون کی نظر میں مکمل مساوات کے ساتھ بغیر کسی امتیاز کے بنیادی آزادی کو اختیار کر سکیں۔

۲-اسٹیٹ اقدامات کریں گی اور معاون صورت حال پیدا کریں گی تاکہ اقلیتیں اپنی خصوصیات کا اظہار کر سکیں، اپنی تہذیب، زبان، مذہب، رسوم ورواج کو ترقی دے سکیں، سوائے اس جگہ کے جہاں کچھ خاص اعمال کی برآوری سے قومی قانون کی خلاف ورزی لازم آتی ہو یا بین الاقوامی معیار کے مخالف ہوں۔

۳-اسٹیٹ مناسب اقدامات کریں گی تاکہ جہاں ممکن ہو،اقلیتیں کافی مواقع پاسکیں

تا کہ وہ اپنی مادری زبان سیکھ سکیں یا اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

۴- اسٹیٹ، جہاں مناسب ہو، تعلیم کے میدان میں اقدامات کریں گی تا کہ تاریخ، روایات، زبان اور اپنے حلقوں میں رہ رہے اقلیتوں کی تہذیب کا علم ہو سکے، اقلیتوں کو کافی مواقع حاصل ہونا چاہیئے تا کہ وہ مجموعی طور پر سماج کا علم حاصل کر سکیں۔

۵- اسٹیٹ کو مناسب اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اقلیتیں اقتصادی فروغ اور اپنے ملک کی ترقی میں مکمل طور پر شریک ہو سکیں۔

دفعہ (۵)

۱- اقلیتوں کے قانونی فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قومی پالیسیاں اور پروگرام طے کئے جائیں گے اور نافذ کئے جائیں گے۔

۲- اقلیتوں کے جائز فوائد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسٹیٹ کے درمیان باہمی تعاون اور مدد کے پروگرام طے پائیں گے اور ان کا نفاذ ہوگا۔

دفعہ (۶)

اقلیتوں کے مسائل میں اسٹیٹ باہم تعاون کریں گی، مزید یہ اسٹیٹ باہمی تفاہم اور اعتماد کو بڑھاوا دینے کے لئے معلومات اور تجربات کے باہمی تبادلے میں مدد کریں گی۔

دفعہ (۷)

موجودہ اعلان میں درج حقوق کے تئیں احترام کو فروغ دینے کے لئے اسٹیٹ تعاون کریں گی۔

دفعہ(۸)

۱-اس موجودہ اعلان میں اس طرح کی کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اقلیتوں سے متعلق اسٹیٹ کے بین الاقوامی فرائض کی ادائیگی کی راہ میں حائل ہو، بلکہ یہ اسٹیٹ صحیح یقین کے ساتھ ان فرائض اور وعدوں کو پوری کریں گی جن کو ان اسٹیٹ نے ان بین الاقوامی معاہدوں کے تحت طے کیا ہے جن کے یہ شریک کار ہیں۔

۲-موجودہ اعلان میں درج حقوق ایسے نہیں ہیں جو عالمی طور پر متعارف انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کو اپنانے سے لوگوں کو روک دے یا حارج ہو۔

۳-موجودہ اعلان میں درج حقوق کو اچھے طور پر اپنانے کو یقینی بنانے کے لئے اسٹیٹ کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات بالکل ایسے نہیں ہیں جو عالمی انسانی حقوق اعلان میں شامل مساوات کی بنیادوں کے معارض ہوں۔

۴-موجودہ اعلان میں اس طرح کی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے کوئی ایسا دوسرا مطلب نکلتا ہو جو اقوام متحدہ کے بنیادی مقاصد بشمول اقتدار، مساوات، علاقائی انضمام اور اسٹیٹ کی سیاسی آزادی، کے خلاف کسی عمل کی اجازت دیتا ہو۔

دفعہ(۹)

موجودہ اعلان میں درج تمام بنیادوں اور حقوق (اپنی قابلیت وصلاحیت سے متعلق میدان میں) کا مکمل طور پر ادراک کرنے کے لئے اقوام متحدہ نظام کی تمام تنظیمیں اور مخصوص ایجنسیاں شریک رہیں گی۔

☆☆☆

اسلام اور دیگر مذاہب کی توہین کو روکنے کے لئے انسانی حقوق کونسل نے آزادی اظہار کی حدود متعین کیں

کونسل برائے انسانی حقوق

۲۰۰۵ء کے عالمی سربراہ اجتماع کے نتائج کے پیش نظر جو جنرل اسمبلی نے اپنے ریزولوشن ۱/۶ مورخہ ۲۴/اکتوبر ۲۰۰۵ء میں منظور کئے جس میں اسمبلی کے ممبران پر زور دیا گیا کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی مندرجات کے مطابق انسانی حقوق اور سب کے لئے اظہار رائے کی آزادی کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اس میں کسی قسم کے نسلی، مذہبی، رنگ، بنیادی جنس، زبان، پیدائش، دولت، مرتبہ، سیاسی یا دیگر خیالات یا معاشرتی زمرہ سے تعلق رکھنے کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیاز نہیں کیا جانا چاہئے اور عالمی سطح پر تمام مذاہب اور ثقافتی تنوع کو تسلیم کر کے ان کا احترام کیا جانا چاہئے۔

عالمی کانفرنس میں نسل، نسلی امتیاز، دوسروں سے بیزاری اور اسی سے متعلق عدم رواداری کے خلاف ڈربن ڈکلیریشن ستمبر ۲۰۰۱ء اے/سی او این ۱۲/۱۸۹ اور سی او این I باب II کو مدنظر رکھتے ہوئے جنرل اسمبلی نے اپنے ریزولوشن ۵۳/۳۶ مورخہ ۲۵/نومبر ۱۹۸۱ء کے ڈکلیریشن جس کے تحت ہر قسم کے امتیاز اور عدم رواداری کو جو مذہب یا عقیدہ کی بنیاد پر ہوں ختم کرنے کا اعادہ کیا۔

تمام مذاہب نے جدید تہذیب کے ارتقاء میں جو کردار ادا کیا ہے اور تہذیبوں کے

درمیان باہمی مذاکرات کے ذریعہ ان اقدار کے فروغ اور بہتر تفہیم میں مدد ملے گی جو تمام بنی نوع انسانی میں مشترک ہیں، مئی ۲۰۰۷ء میں اسلامی کانفرنس کے وزراء خارجہ کی ۳۴ویں کانفرنس منعقدہ اسلام آباد میں اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے رجحان اور پیروان اسلام کے خلاف باضابطہ طور پر امتیاز کی مہم کی مذمت کی گئی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ مذہب کو بدنام کرنے کے خلاف مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

اسی کے ساتھ مارچ ۲۰۰۸ء میں دارفر میں رابطہ عالم اسلامی کی گیارہویں سربراہ کانفرنس کے آخری اعلامیہ کو یاد کیا گیا جس میں مسلمانوں نیز اسلام اور دیگر سماوی مذاہب کانفرنس کو بدنام کرنے کی عمومی ذہنیت پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اس قسم کی ذہنیت اور رویہ انسانی وقار اور حقوق انسانی کے عالمی اقرارناموں کی توہین کے مترادف ہے۔

اسی کے ساتھ رابطہ عالم اسلامی کے مشترکہ اجلاس یورپی یونین اور سکریٹری جنرل کے ۷رفروری ۲۰۰۶ء کے مشترکہ اعلامیہ کا حوالہ دیا گیا، جس میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ تمام معاشروں میں ان تمام حساس مسائل کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے جو کسی خاص مذہب یا ان کے ماننے والوں کے احساسات سے متعلق ہوں جو کسی دیگر عقیدے کے حامل ہیں، ان کے بارے میں بے حد محتاط رہنا چاہئے۔

۱۵ر مارچ ۲۰۰۴ء کو جنرل اسمبلی کے صدر کے اس بیان کی تائید کی گئی جس میں انہوں نے کہا کہ بدگمانی اور کشیدگی کے موجودہ ماحول میں یہ ضروری ہے کہ تہذیبوں، مذاہب اور ثقافت کے درمیان مذاکرات کے ذریعہ باہمی مفاہمت پیدا کی جائے تاکہ اشتعال اور دیگر افسوسناک واقعات کو روکنے کے لئے مشترک اقدامات کئے جاسکیں اور رواداری کے جذبہ کو فروغ دینے اور دیگر مذاہب اور عقائد کے احترام کے احساس کو بیدار کرنے میں آسانی ہو۔

ایسے تمام اقدامات کی ستائش کی گئی جن کا عالمی یا علاقائی طور پر آغاز کیا گیا، جن سے

ثقافتوں اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ حاصل ہو، اس میں تہذیبوں کے درمیان مذاکرات اور مذاہب کے درمیان باہمی تعاون بھی شامل ہے تاکہ ہر سطح پر امن و مفاہمت کا ذہن پیدا ہو۔

اس کے ساتھ خصوصی رابطہ کاروں کی اس رپورٹ کا بھی خیر مقدم کیا گیا جنہوں نے نسلی امتیاز، غیروں سے بیزاری اور متعلقہ امور کی عصری شکلوں اور مسلمانوں نیز عربوں کے خلاف دنیا کے مختلف حصوں میں جو تعصب پایا جاتا ہے اس کی نشان دہی کی گئی ہے۔

(ای/سی/این/ ۴ /۲۰۰۶/ ۱۷)

ان خصوصی رابطہ کاروں کی اس رپورٹ کا بھی خیر مقدم کیا گیا جو کونسل کے چوتھے اور چھٹے سمیناروں میں پیش کی گئی (اے/ ایچ آر سی/ ۴ / ۱۹) اور اے/ ایچ آر سی/ ۶ / ۶) جس میں ممبران کی توجہ جملہ مذاہب کی توہین کے سنگین مسئلہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے اس پر زور دیا گیا کہ مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان باہمی مذاکرات و مفاہمت سے اس صورت حال پر قابو پانے کی کوشش کی جانی چاہئے، اسی کے ساتھ باہمی مفاہمت اور ترقی و امن اور تحفظ کے بنیادی مسائل کا مشترکہ طور پر حل کرنے نیز انسانی حقوق اور قانونی حکمت عملی کی تکمیل کی بابت امور کو فروغ دیا جائے۔

خصوصی رابطہ کار نامہ نگاروں کی اس اپیل کی تائید کی گئی جو انہوں نے نسلی امتیاز، دوسروں سے بیزاری اور تعصب کی عصری صورتوں کے تناظر میں ممبر ممالک سے کی ہے، جس میں نسلی اور مذہبی امتیاز کو ابھارنے کی مہم کے خلاف ایک مؤثر قدم اٹھانے اور سیکولرزم اور مذہبی آزادی کے احترام کے درمیان ایک محتاط توازن قائم رکھنے پر زور دیا گیا ہے، اور شہری و سیاسی حقوق کے عالمی اقرار نامے میں جن جملہ آزادیوں کو تسلیم کیا گیا ہے انہیں کلی طور پر بروئے کار لانے اور احترام کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

۱-اس بات پر زور دیا گیا کہ تعلیم کے فروغ کے ذریعہ رواداری اور مذہبی آزادی کے جذبہ کو ابھارنے میں ریاستوں، غیر سرکاری تنظیموں، مذہبی جماعتوں اور ذرائع ابلاغ (میڈیا) کا اہم کردار ہے۔

۲- اس بات کو تشویش کے ساتھ نوٹ کیا گیا کہ مذہبی دل آزاری، قومی اور بین الاقوامی سطح پر معاشرتی عدم رواداری اور عدم استحکام کا ایک اہم سبب ہے، اس سے انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہے۔

۳-اس بات پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا گیا کہ حالیہ برسوں میں انسانی حقوق کے اداروں میں ایسے بیانات کا اضافہ ہوا ہے جن میں مذاہب بشمول اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حملے کئے گئے ہیں۔

۴-اس پر بھی بے حد تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ جملہ مذاہب کے خلاف دل آزاری کی ایک یکساں انداز کی مہم اور مذہب نیز عقیدہ کی بابت عدم رواداری اور امتیاز کے ایک منفی رویہ کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

۵- اس بات پر بھی شدید تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ اسلام کو دہشت گردی، تشدد اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے جوڑا جا رہا ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات پر زور دیا گیا کہ کسی مذہب کو دہشت گردی سے وابستہ کرنے کو سختی کے ساتھ مسترد کر دیا جائے اور ہر سطح پر ہر طرف سے اس کی مخالفت کی جانی چاہئے۔

۶-اس پر بھی تشویش ظاہر کی گئی کہ مذہبی دل آزاری کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے اور ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کے المناک واقعہ کے بعد مسلم اقلیتوں کو نفرت اور امتیاز کا شکار بنایا جا رہا ہے۔

۷- مذاہب، پیروان مذاہب اور مذہبی پیشواؤں کے خلاف شعوری طور پر جو دل آزاری کی یکساں نوعیت کی مہم میڈیا، سیاسی جماعتوں اور افراد کی طرف سے چلائی جا رہی ہے

اس اشتعال انگیزی اور سیاسی استحصال پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔

۸-اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا کہ دہشت گردی کے خلاف لڑائی میں مذہب کو بدنام کئے جانے میں بھی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بنیادی انسانی حقوق پامال کئے گئے ہیں اور مظلوموں کے معاشی وسماجی حقوق اور آزادیوں کا استحصال کیا گیا ہے۔

۹-اس بات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ ایسے قانون بنائے گئے ہیں اور ایسے انتظامی اقدامات کئے گئے ہیں جن میں مسلم اقلیت کو دبانے اور ان پر نظر رکھنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے، اس سے ان اقلیتوں کو مورد الزام قرار دینے اور ان پر سخت قوانین کو نافذ کرنے کا جواز تلاش کیا جاتا ہے۔

۱۰-عبادت گاہوں، ثقافتی مراکز، کاروباری اور مذہبی اداروں پر حملوں کے خلاف شدید مذمت کا اظہار کیا گیا۔

۱۱-کونسل ممبر ممالک پر زور دیتی ہے کہ وہ سیاسی اداروں اور تنظیموں کی طرف سے نسلی اور دوسروں سے بیزاری کے خیالات اور مذاہب کی توہین اور پیروان مذاہب کی دل آزاری سے پُر مواد کو جس سے اشتعال پھیلتا ہے اور نسلی نیز مذہبی نفرت اور تفریق کے جذبات بھڑکتے ہیں، ایسی تمام سرگرمیوں کو روکیں۔

۱۲-کونسل تمام ممبران سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے قانونی حدود اور دستوری نظام کے تحت کسی بھی مذہب سے نفرت، امتیاز، دھمکی، یا جبر کے خلاف پورا تحفظ فراہم کریں اور تمام مذاہب اور ان کی اقدار کے احترام کو فروغ دینے کے اقدامات کریں، ایسی دانشورانہ اور قانونی حکمت عملی تیار کریں جس سے ان برائیوں کا تدارک کیا جاسکے۔

۱۳-کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ مذاہب کے احترام اور توہین سے ان کے تحفظ کا معاملہ، وہ لازمی عنصر ہے جو خیالات خیر اور مذہبی آزادی کی حفاظت اور فروغ میں معاون

ہوسکتا ہے۔

۱۴-کونسل تمام ممبران پر زور دیتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ قانون بنانے والے ادارے، سرکاری ملازمین، فوجی ملازمین، شہری افسران، تعلیمی اداروں اور دیگر متعلقہ افراد اپنی سرکاری ذمہ داریوں کی بجا آوری کے دوران کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے، تعلیم و تربیت کے ذریعہ رواداری کے جذبات کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

۱۵-کونسل اس پر بھی زور دیتی ہے کہ عالمی حقوق انسانی کے تحت ہر شخص کو آزادیٔ اظہار کا حق حاصل ہے؛ لیکن اس حق پر عمل کرنے میں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں، اس میں کچھ حدود بھی ہیں، یہ پابندیاں وہ ہیں جو از روئے قانون عائد ہوتی ہیں، جس میں دوسروں کے جذبات وحقوق کا احترام، قومی مفاد کا تحفظ، صحت عامہ اور اخلاق عامہ کی حفاظت بھی شامل ہے۔

۱۶-کونسل اس بات پر زور دیتی ہے کہ نسلی امتیاز کو ختم کرنے سے متعلق کمیٹی کی کارروائی میں ۱۵ کے تحت جو رائے زنی کی گئی ہے کہ ایسے تمام خیالات کا تدارک جو نفرت اور نسلی امتیاز پر مبنی ہو، یہ ممانعت اظہار رائے کی آزادی سے مطابقت رکھتی ہے، اور اس ممانعت میں مذہبی نفرت واشتعال پھیلانا بھی شامل ہے۔

۱۷-یہ کونسل، اسلام یا کسی دیگر مذہب کے خلاف نفرت پھیلانے، تشدد پر ابھارنے، دیگر لوگوں سے بیزاری وغیرہ کو بڑھاوا دینے کے لئے نجی ذرائع ابلاغ (میڈیا)، انٹرنیٹ یا اسی قسم کے دیگر ذرائع کو استعمال کرنے کی مذمت کرتی ہے۔

۱۸-کونسل رابطہ کار نامہ نگاروں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ نسلی امتیاز، نسلی منافرت، غیروں سے بیزاری اور متعلقہ معاملات کی عصری صورتوں کی بابت اپنی رپورٹنگ کا کام جاری رکھیں، اس منفی ذہنیت میں مذاہب کی توہین اور خاص طور پر اسلاموفوبیا کے جو سنگین اثرات مرتب ہوتے

ہیں اس کو بھی مدنظر رکھا جائے نیز ان حقوق کو جن کا کونسل کے اپنے نویں اجلاس میں احاطہ کیا جائے گا۔

۱۶-کونسل، ہائی کمشنر برائے حقوق انسانی کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ موجودہ ریزولیوشن کے نفاذ کی بابت اپنی رپورٹ پیش کریں، نیز کونسل کے نویں اجلاس میں پیش کئے جانے کے لئے مذہبی منافرت کے خلاف موجودہ قوانین سے متعلق ایک مطالعاتی مسودہ بھی مرتب کریں۔

چالیسواں اجلاس ۲۷/مارچ ۲۰۰۸ء

☆☆☆

فریم ورک کنونشن برائے تحفظ قومی اقلیات

اسٹراس برگ-۱/۲/۱۹۹۵

تعارف:

فریم ورک کنونشن برائے تحفظ قومی اقلیات کو کونسل آف یوروپ کی ایڈہاک کمیٹی برائے تحفظ قومی اقلیات (سی اے ایچ ایم آئی این) نے تیار کیا اور وزراء کمیٹی کے اختیارات کے تحت وزراء کی کمیٹی کونسل آف یوروپ نے ۱۰/نومبر ۱۹۹۴ء کو منظور کیا اور یکم فروری ۱۹۹۵ء کو اسے کونسل آف یوروپ کے ممبر ممالک کے روبرو دستخط کے لئے پیش کیا گیا۔ وزراء کی کمیٹی غیر ممبر ممالک کو بھی اس دستاویز پر دستخط کرنے کے لئے مدعو کرسکتی ہے۔۔

اس مطبوعہ میں فریم ورک کنونشن برائے تحفظ قومی اقلیات کا متن اور وضاحتی رپورٹ شامل ہے۔

فریم ورک کنونشن برائے تحفظ قومی اقلیات:

کونسل آف یوروپ کی ممبر ریاستیں اور دیگر ریاستیں (ممالک) جنہوں نے اس دستاویز پر دستخط کئے ہیں۔

اس کے مدنظر کہ کونسل آف یوروپ کا مقصد اپنے ممبر ممالک کے درمیان وسیع پیانہ پر اتحاد قائم کرنا ہے تاکہ کونسل کے اساسی مقاصد کو حاصل کیا جاسکے اور ان کی حفاظت کی جاسکے اس سلسلے میں ایک اہم قدم حقوق انسانی کی برتری تسلیم کرانا اور بنیادی آزادی کے تحفظ کے لئے

کوشش کرنا ہے۔

لہٰذا کونسل آف یوروپ کے ممبر ممالک کی حکومتوں کے سربراہان اور صدور نے اس دستاویز کو ۹/اکتوبر ۱۹۹۳ء میں یانا میں منظور کیا۔

اس کے ذریعہ طے کیا کہ وہ اپنے ممالک کی حدود میں قومی اقلیات کے وجود کا تحفظ کریں گے، یوروپ کی تاریخ میں جو شورشیں برپا ہوئیں ان کے پیش نظر یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان ممالک میں امن اور جمہوری معاشرہ کے تحفظ اور بقا کے لئے قومی اقلیتوں کا تحفظ لازمی ہے۔

اس بات کے مدنظر کہ ایک کثیر القومی اور سچے جمہوری معاشرہ میں ہر شخص جو قومی اقلیت سے تعلق رکھتا ہو اس کی نسلی، ثقافتی، لسانی اور مذہبی شناخت کی تکریم ہونی چاہئے بلکہ ایسے ماحول کو بھی فروغ دینا چاہئے جس میں وہ اپنی شناخت کا تحفظ کریں اور انہیں اس کے اظہار اور فروغ کے بھرپور مواقع مہیا کئے جائیں۔

اس کے مدنظر کہ ایسا ماحول وضع کیا جائے جس میں برداشت، تحمل اور باہمی مکالمہ کی لازمی گنجائش ہو، اس لئے ضروری ہے کہ اس میں ثقافتی تنوع، انتشار و اختلاف کی بنیاد نہ بنے بلکہ تمام معاشرتی اقدار کو فروغ حاصل ہو۔

اس بات کے مدنظر کہ ایک متحمل اور خوشحال یوروپ کا وجود ریاستوں کے باہمی تعاون پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ مقامی اور علاقائی حکومتوں کے درمیان تعاون بھی ضروری ہے، یہ تعاون ان ممالک کے دستور اور زمینی حدود کو کسی طرح کا نقصان پہنچائے بغیر ہونا چاہئے۔

انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کے تحفظ اور اقدامات کے کنونشن کا لحاظ رکھتے ہوئے اور قومی اقلیتوں کے تحفظ کی بابت اقوام متحدہ کے کنونشن اور اعلامیہ اور یوروپ میں تعاون وسیکورٹی سے متعلق ہونے والی کانفرنس کی دستاویزات (خصوصاً جو کوپن جنگن اعلامیہ ۲۹/جون ۱۹۹۰ میں درج ہیں) کا لحاظ رکھتے ہوئے ان اصولوں کی تشریح و تعبیر کی بابت فیصلہ کر کے جن کا احترام

کیا جانا چاہیئے، نیز ان ذمہ داریوں کا احساس جو ان اصولوں سے ظہور پذیر ہوتی ہیں، اور ان ممبر ممالک اور دیگر ممالک جو اس سے منسلک ہونا چاہیں قومی اقلیتوں کے تحفظ اور ان اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق اور بنیادی آزادی کے حق کو موثر تحفظ فراہم کرنے کے لئے جو قانونی دائرے کے تحت مطلوب ہوں اور ان ممالک کی زمینی حدود اور آزادی و بالادستی کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فریم ورک کنونشن میں مندرجہ اصولوں کا نفاذ قانون سازی اور معقول سرکاری پالیسیوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔

اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل دفعات پر رضامندی ظاہر کی جاتی ہے:

دفعہ ۱:

دفعہ ۱، آرٹیکل ۱: قومی اقلیتوں کے تحفظ اور ان اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق اور بنیادی آزادی کا تحفظ، بین الاقوامی تحفظ حقوق انسانی کے دائرہ میں آتا ہے اور اسی لحاظ سے یہ بین الاقوامی تعان کے زمرہ میں بھی شامل ہے۔

آرٹیکل ۲: اس فریم ورک کنونشن کی دفعات کا اطلاق نیک نیتی سے کیا جائے گا، تحمل اور افہام وتفہیم کے جذبہ اور ریاستوں کے درمیان بہتر ہمسائیگی، دوستانہ تعلقات اور تعاون پر مبنی ہوگا۔

آرٹیکل ۳(۱) قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ اسے اس زمرہ میں شمار کیا جائے یا نہیں، دونوں صورتوں میں اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا، نہ ان حقوق پر اثر پڑے گا جو اس اختیار سے متعلق ہوں۔

(۲) قومی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد ان حقوق کا استعمال اور اس آزادی سے انفرادی یا اجتماعی طور پر دیگر افراد کے ساتھ بہرہ ور ہوسکتے ہیں جو اس فریم ورک کنونشن میں درج ہیں۔

دفعہ ۲:

آرٹیکل ۴: فریقین اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ قومی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو قانون کے تحت مساوی حق حاصل ہوں گے اور قانون کے تحت یکساں تحفظ فراہم کیا جائے گا۔قومی اقلیات سے تعلق رکھنے کے سبب ان سے کسی قسم کا امتیاز روانہیں رکھا جائے گا۔

۲-فریقین اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ جہاں کہیں ضروری ہوگا وہ پورے ملک میں اقلیت اور اکثریت کے درمیان معاشی، سماجی، سیاسی وثقافتی زندگی میں بہتر تعلقات کو فروغ دینے کے لئے مناسب اقدامات کریں گے،اس سلسلے میں وہ قومی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے سازگار حالات فراہم کریں گے۔

۳-زمرہ ۲ کے تحت جو اقدامات کئے جائیں گے انہیں امتیازی اقدامات نہیں سمجھا جائے گا۔

آرٹیکل ۵: فریقین اس بات کی ذمہ داری بھی لیتے ہیں کہ وہ ایسے ماحول کو فروغ دیں گے جس میں اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنی ثقافت کے تحفظ اور فروغ کا موقع ملے اور وہ اپنی شناخت کے لازمی عناصر یعنی مذہب، زبان، روایات اور ثقافتی وراثت کا تحفظ کر سکیں۔

۲-اپنی عمومی یکجہتی کی پالیسی کو ضرر پہنچائے بغیر فریقین اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ وہ ایسی پالیسی یا عمل سے اجتناب کریں گے جو قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان کی مرضی کے خلاف قومی دھارے میں ضم کرنے کے لئے کئے جائیں اور وہ اقلیت سے تعلق رکھنے والے ان افراد کو اس قسم کے کسی اقدام سے محفوظ رکھیں گے۔

آرٹیکل ۶(۱) فریقین اور تہذیبوں کے درمیان تحمل کے جذبہ کو فروغ دینے کی حوصلہ افزائی کریں گے اور باہمی احترام، افہام وتفہیم اور تعاون کو اپنی مملکت کے حدود میں رہنے والے تمام افراد کے درمیان فروغ دیں گے۔اس میں افراد کی نسل، مذہب، زبان وثقافت کی بنیاد پر

کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا، خصوصاوہ افراد جن کا تعلق قومی اقلیتوں سے ہے۔

آرٹیکل ۷: فریقین اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو پرامن اجتماع کی آزادی، جماعت (ایسوسی ایشن) بنانے کی آزادی، اظہار فکر وخیال کی آزادی اور ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہو۔

آرٹیکل ۸: فریقین اس کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ وہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنے مذہب وعقیدہ کو ظاہر کرنے، مذہبی تنظیمیں قائم کرنے اور ایسوسی ایشن بنانے کے حق کو تسلیم کرتے ہیں۔

آرٹیکل ۹ (ا) فریقین اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ وہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ اظہار رائے کی آزادی میں اپنی رائے قائم کرنے اور اپنی اقلیتی زبان میں علم ومعلومات فراہم کرنے اور اس کی ترسیل وابلاغ کا حق بھی شامل ہے، سرحدی عہدیداران اس میں کسی قسم کی مداخلت کے مجاز نہیں ہوں گے اور اس میں سرحدیں بھی مانع نہیں ہوں گی، فریقین اپنے قانونی نظام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو ذرائع ابلاغ (میڈیا) تک رسائی میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

۲- پیراگراف (ا) کے مندرجات فریقین کے لئے اس کا میں مانع نہیں ہوں گا کہ وہ سینما، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ کی جانے والی نشریات کے لئے بلا امتیاز اور بامقصد معیار کے تحت لائسنس حاصل کرسکیں۔

۳-فریقین قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو مطبوعاتی ذرائع ابلاغ (پرنٹ میڈیا) قائم کرنے اور ان کا استعمال کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے، ٹی وی، ریڈیو کے ذریعہ براڈ کاسٹ پر قانونی حدود کے دائرہ میں جہاں تک ممکن ہوگا اور درج بالا

پیرا گراف (۱) کے مندرجات کو مدنظر رکھتے ہوئے قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنا میڈیا قائم کرنے کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

۴-اپنے قانونی نظام کے حدود کار کے تحت قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کی میڈیا تک رسائی کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں تا کہ برداشت وتحمل کے جذبہ اور کثرت (متعدد فرقوں) کے تصور کو فروغ حاصل ہو۔

آرٹیکل ۱۰۔فریقین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو اس بات کا حق اور آزادی حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اقلیتی زبان کا نجی یا عوامی انداز میں زبانی یا تحریری طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

۲-ایسے علاقوں میں جہاں قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کی آبادی ہے یا خاصی آبادی ہے تو ایسے علاقوں کے لوگ اگر درخواست کریں اور جہاں ایسی درخواست کو واقعی ضروری سمجھا جائے تو فریقین حتی الامکان اس بات کی کوشش کریں کہ ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس سے اقلیتی زبان کو عوام اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ کا ذریعہ بنایا جائے۔

۳-فریقین اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ اگر قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کو گرفتار کیا جائے یا اس کے خلاف کوئی الزام ہو تو اسے اس کے اسباب کی اطلاع اس زبان میں فراہم کی جائے گی جس سے وہ مرد یا عورت واقف ہو، اور اسے اسی زبان میں اپنے دفاع کا حق ہوگا، ضرورت پڑنے پر اسے مترجم بھی فراہم کیا جائے گا۔

۴-آرٹیکل ۱۱(۱) فریقین اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ وہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں اپنی عرفیت، اصل نام، اپنی اقلیتی زبان میں استعمال کرنے اور اسے قانونی ضوابط کے مطابق سرکاری طور پر تسلیم کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

۲-فریقین اس بات کا ذمہ بھی لیتے ہیں اور اقلیتی افراد کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں اپنی اقلیتی زبان میں اپنے نشانات، علامات وغیرہ اور نجی نوعیت کی دیگر اطلاعات کو عوامی طور پر نمایاں کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

۳-ایسے علاقے جہاں روایتی طور پر قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کی آبادی ہے، وہاں فریقین پوری کوشش کریں گے کہ قانونی ضابطہ کی حدود میں اور جہاں کہیں ممکن ہو دیگر ریاستوں کی رضامندی سے اور ان کے خصوصی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان افراد کو اپنے علاقائی و مقامی نام، سڑکوں کے نام اور دیگر علامتی ناموں ٹوپوگرافی (Topography) جن کے استعمال کے لئے عوامی مطالبہ ہو عمومی طور پر اسے ظاہر و نمایاں کر سکتے ہیں۔

آرٹیکل ۱۲(۱)اگر مناسب ہو تو فریقین تعلیم اور تحقیق کے میدان میں اقلیتوں اور اکثریت کے کلچر، تاریخ زبان اور مذہب کے بارے میں علم کو فروغ دینے کے اقدامات کر سکتے ہیں۔

۲-اس سلسلے میں دیگر باتوں کے علاوہ اساتذہ کی تربیت، درسی کتب تک رسائی اور مختلف فرقوں کے طلبہ کے درمیان روابط کو فروغ دینے کے اقدامات بھی کئے جائیں گے۔

۳-فریقین اس بات کا ذمہ بھی لیتے ہیں کہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو ہر سطح پر تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

آرٹیکل ۱۳(۱)اپنے تعلیمی نظام کے حدود کے اندر فریقین قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کے اس حق کو تسلیم کریں گے کہ انہیں اپنے پرائیویٹ تعلیمی ادارے قائم کرنے، ان کا نظم و انصرام کرنے اور تربیتی ادارے قائم کرنے کا استحقاق حاصل ہے۔

۲-اس حق کے استعمال کے نتیجے میں فریقین پر کوئی مالی پابندی عاید نہیں کی جائے گی۔

آرٹیکل ۱۴: فریقین اس امر کی ضمانت دیتے ہیں کہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے

افراد کو اپنی اقلیتی زبان سیکھنے کا حق حاصل ہے۔

۲-ایسے علاقے جہاں روایتی طور پر اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد آباد ہیں یا وہاں کی قابل ذکر آبادی ہے فریقین حتی الامکان اپنے تعلیمی نظام کے حدود میں رہتے ہوئے اس بات کی کوشش کریں گے کہ اگر اس علاقے کے لوگوں کی کثیر تعداد کی طرف سے مطالبہ ہو تو اقلیت کو ان کی اپنی زبان میں تعلیم و تدریس کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

۳-پیراگراف ۲ کے تحت مندرجات سے اقلیتی افراد کے سرکاری زبان سیکھنے یا اس زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا حق متاثر نہیں ہوگا۔

آرٹیکل ۱۵: فریقین ایسے حالات کو فروغ دیں گے جن میں قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملک کے معاشی سماجی و ثقافتی معاملات میں خصوصا جن سے ان کا واضح تعلق ہے حصہ لینے میں آسانی ہو۔

آرٹیکل ۱۶: فریقین ایسے اقدامات سے گریز کریں گے جس سے ان علاقوں میں جہاں اقلیتی افراد کی آبادی ہے وہاں آبادی کا تناسب متاثر ہو یا جن سے ان حقوق اور اصولوں کے تحت جن کا اس فریم ورک کنونشن میں تذکرہ ہے حاصل آزادی کو محدود کیا جائے۔

آرٹیکل ۱۷: فریقین اس بات کا ذمہ لیتے ہیں کہ وہ قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کے اس حق میں مداخلت نہیں کریں گے کہ انہیں سرحد پار ایسے افراد سے قریبی رابطہ رکھنے کا حق ہے جو اس ملک کے جائز باشندے ہیں اور ان سب سے ان کا مذہبی لسانی ثقافتی طور پر قریبی تعلق ہے۔

۲-فریقین اس بات کا بھی عہد کرتے ہیں کہ وہ اقلیتی افراد کے اس حق میں مداخلت نہیں کریں گے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر غیر سرکاری تنظیموں کی سرگرمیوں میں شریک ہوں۔

آرٹیکل ۱۸(۱) فریقین جہاں تک ممکن ہوگا دیگر مما لک خصوصا پڑوسی مما لک سے باہمی اور کثیر القومی معاہدے کریں گے تا کہ متعلقہ مما لک میں قومی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

۲- جہاں ضروری ہوگا فریقین بیرون سرحد تعاون کے لئے بھی اقدامات کریں گے۔

آرٹیکل ۱۹: فریقین اس فریم ورک کنونشن میں مندرجہ اصولوں کے احترام اور نفاذ کے لئے پوری کوشش کریں گے تاہم اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ بین الاقوامی معاہدوں سے متصادم اگر کوئی دفعہ ہو اس کے بارے میں احتیاط کی جائے خصوصا جو حقوق انسانی اور بنیادی آزادی کے تحفظ سے متعلق کنونشن کے بارے میں ہیں اور جو ان اصولوں سے فروغ پانے والے حقوق اور آزادیوں سے مناسبت رکھتے ہوں۔

دفعہ ۳:

آرٹیکل ۲۰: اس فریم ورک کنونشن میں مندرجہ اصولوں کے تحت فروغ پانے والے حقوق اور آزادی سے بہرہ ور ہوتے ہوئے قومی اقلیتی افراد قومی دستوری قوانین کا احترام کریں گے اور اکثریت سے تعلق رکھنے والے افراد اور دیگر قومی اقلیات کے افراد کے حقوق کا بھی احترام کریں گے۔

آرٹیکل ۲۱: موجودہ فریم ورک کنونشن کے مندرجات کی کسی طرح اس انداز سے توضیح و تشریح نہیں کی جائے گی نہ کسی ایسی کاروائی پر عمل کیا جائے گا جو بین الاقوامی قوانین کے بنیادی اصولوں کے منافی ہو یا جس سے ان مما لک کی آزادی، اتحاد اور خود مختاری متاثر ہوتی ہو۔

آرٹیکل ۲۲: اس فریم ورک کنونشن کے مندرجات سے کسی طور پر یہ مراد نہیں لیا جائے گا جن سے انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کو محدود کیا جائے یا محدود سمجھا جائے جن کی کسی معاہدہ کے تحت ضمانت دی گئی ہو یا کوئی ایسا معاہدہ جس کا وہ ملک ایک فریق ہو۔

آرٹیکل ۲۳: موجودہ فریم ورک کنونشن کے تحت بارآور ہونے والے حقوق اور آزادی جو اس کنونشن کے مقابل ضوابط جو حقوق انسانی اور بنیادی آزادی کے تحفظ کے بارے میں ہیں یا اس کے تحت ضابطہ سے تعلق رکھتے ہیں انہیں موخر الذکر ضوابط کے موافق تصور کیا جائے گا۔

دفعہ ۴:

آرٹیکل ۲۴: کونسل آف یوروپ کے وزراء کی کمیٹی ممبر ممالک میں فریم ورک کنونشن کی سفارشات کے نفاذ کے عمل کی نگرانی کرے گی۔

۲- جو ممبر ممالک کونسل کے ممبر نہیں ہیں وہ اس طریق کار کے مطابق جو طے کیا جائے گا اس کے نفاذ کے عمل میں شریک ہو سکتے ہیں۔

آرٹیکل ۲۵: اس فریم ورک کنونشن کی سفارشات کے نفاذ کے ایک سال کے اندر ممبر ممالک کونسل آف یوروپ کی اسٹینڈنگ کمیٹی کو ان اقدامات کی بابت رپورٹ پیش کریں گے جو اس سلسلے میں قانون سازی اور دیگر متعلقہ امور کی بابت اٹھائے گئے ہیں۔

۲- اس کے بعد ممبر ممالک ایک معینہ مدت کے دوران کونسل یا وزراء کی کمیٹی کو مطلوبہ معلومات باضابطہ طور پر فراہم کرتے رہیں گے۔

۳- اس آرٹیکل کے مندرجات کے تحت سیکورٹی کونسل کو جو اطلاعات فراہم کی جائے گی اسے وزراء کی کمیٹی کو ارسال کر دیا جائے گا۔

آرٹیکل ۲۶: فریم ورک کنونشن میں پیش کئے گئے اصولوں اور ہدایات کے موثر نفاذ کا جائزہ لینے کے لئے وزراء کی کمیٹی کی مدد ایک مشاورتی کمیٹی کرے گی اس مشاورتی کمیٹی کے ممبران ایسے افراد ہوں گے جو قومی اقلیتوں کے مسائل کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

۲- فریم ورک کنونشن کی ہدایات نافذ العمل ہونے کے ایک سال کے اندر وزراء کمیٹی

اس مشاورتی کمیٹی کی تشکیل اور طریقہ کار کے ضوابط طے کرے گی۔

دفعہ ۵:

آرٹیکل ۲۷: فریم ورک کنونشن کی دستاویز پر متعلقہ ممالک اس وقت تک دستخط کر سکتے ہیں جبکہ اس کا نفاذ عمل میں آجائے اگر وزراء مدعو کریں تو دیگر ممالک بھی اس دستاویز پر دستخط کر سکتے ہیں۔ یہ توثیق اور منظوری کے ساتھ مشروط ہے، توثیق اور منظوری کی یہ دستاویزات سیکورٹی کونسل کے پاس جمع کرادی جائے گی۔

آرٹیکل ۲۸: فریم ورک کنونشن کی ہدایات کا نفاذ کونسل آف یوروپ کے ۱۲ ممبران کی جانب سے دستخط کئے جانے کی تاریخ کے پہلے دن سے تین ماہ کی مدت گذر جانے کے بعد عمل میں آئے گا۔

۲- اگر کوئی اور ممبر فریم ورک کنونشن کے اصول و ہدایات پر عمل کرنے کی رضامندی دے تو اس ملک میں ان کا نفاذ منظوری کی دستاویزات جمع کرائے جانے کی تاریخ سے تین ماہ بعد عمل میں آئے گا۔

آرٹیکل ۲۹: فریم ورک کنونشن کی ہدایات کے نافذ العمل ہونے کے بعد کونسل آف یوروپ کے وزراء کی کمیٹی کونسل آف یوروپ کے ممبران کی ایک میٹنگ میں کثرت رائے سے اس کنونشن کی توثیق کرائے گی جیسا کہ آرٹیکل ۲۰ کے تحت مطلوب ہے، کونسل آف یوروپ کا کوئی غیر ممبر ملک جسے آرٹیکل ۲۷ کے تحت کنونشن پر دستخط کے لئے مدعو کیا گیا ہے اور جس نے ابھی دستخط نہیں کئے ہیں اور کوئی دیگر غیر ممبر ریاست......

۲- توثیق کرنے والے ممبر ملک میں فریم کنونشن کی ہدایات کا نفاذ کونسل آف یوروپ کی سیکورٹی کونسل میں الحاقی دستاویزات جمع کرائے جانے کی تاریخ سے تین ماہ بعد عمل میں آئے گا۔

آرٹیکل ۳۰: کوئی ممبر ملک اس دستاویز پر دستخط کرنے یا منظوری کے دستاویزات

سیکورٹی کونسل میں جمع کرائے جانے کے وقت اس علاقے یا علاقوں کی نشاندہی کرے گا جہاں فریم ورک کونسل کی ہدایات کا نفاذ عمل میں آئے گا اور وہ ممبر بین الاقوامی تعلقات کے تحت ان علاقوں پر اقتدار رکھتا ہے۔

۲-کوئی ممبر ملک بعد کی تاریخ کو فریم ورک کنونشن کی سفارشات کسی دیگر علاقے میں جس کا باضابطہ تذکرہ کیا جائے نافذ کرنے کا اعلان کرسکتا ہے، اس کے لئے وہ کونسل آف یوروپ کی سیکورٹی کونسل کو باضابطہ طور پر اطلاع دے گا ان علاقوں میں کنونشن کی سفارشات کا نفاذ سیکورٹی کونسل میں اطلاع موصول ہونے کے تین ماہ کی مدت کی تکمیل کے بعد کیا جائے گا۔

۳-مذکورہ بالا دونوں پیراگراف کے تحت کئے گئے کسی اعلان کو جو کسی علاقہ سے متعلق ہو جس کا اس اعلان میں حوالہ ہو سیکورٹی کونسل کو ارسال کردہ ایک اعلامیہ کے ذریعہ واپس کیا جاسکتا ہے۔ واپسی کے عمل کا نفاذ سیکورٹی کونسل کو موصول ہونے والی اس اطلاع کے تین ماہ بعد سے عمل میں آئے گا۔

آرٹیکل ۳۱: کوئی بھی ممبر ممالک کسی وقت فریم ورک کنونشن کو کونسل آف یوروپ کی سیکورٹی کونسل کو ایک اطلاع نامہ بھیج کر مسترد کرسکتا ہے۔

۲-یہ استرداد سیکورٹی کونسل کو ارسال کردہ متعلقہ اطلاع کے موصول ہونے کے چھ ماہ بعد سے نافذ العمل ہوگا۔

آرٹیکل ۳۲: کونسل آف یوروپ کے سیکریٹری جنرل کی جانب سے ان ممبر ممالک کو جنہوں نے فریم ورک کنونشن پر دستخط کئے ہیں یا جو اس کنونشن سے ملحق ہے مندرجہ امور کی اطلاع دے گا۔

ا-کسی دستخط کے بارے میں، ب-منظوری یا الحاق کی کسی دستاویز کے بارے میں، ج-فریم ورک کنونشن کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ کی بابت جیسا کہ آرٹیکل ۲۸، ۲۹، ۳۰ کے

تحت مطلوب ہے، د- دیگر کوئی اطلاع یا اعلان جو اس فریم ورک کنونشن سے متعلق ہو، مندرجہ ذیل دستخط کنندگان جنہیں اس کا باضابطہ اختیار دیا گیا ہے، اس کی گواہی میں فریم ورک کنونشن پر دستخط کرتے ہیں۔

استراس برگ میں یکم فروری ۱۹۹۵ء کو انگریزی اور فرانسیسی زبان میں تحریر کردہ اس دستاویز کو تیار کیا گیا، دونوں زبانوں کی دستاویز یکساں طور پر معتبر ہوں گی۔ اس کی ایک نقل سیکورٹی کونسل کے محکمہ آثار (آرکائیو) میں جمع کرادی جائے گی، کونسل آف یوروپ کے سکریٹری جنرل کی جانب سے تمام ممبر ممالک کو اس دستاویز کی مصدقہ نقول ارسال کی جائیں گی، دیگر ممالک جنہیں اس کنونشن پر دستخط کے لئے مدعو کیا گیا، جنہوں نے کنونشن کی تائید کی ہے انہیں بھی یہ نقول ارسال کی جائیں گی۔

☆☆☆